Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

جلد 59
ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شمارہ 3
شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

4 صفر 1431ہجری 21 صلح 1389ہش 21 جنوری 2010ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

اے سونے والو بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو اُٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آ گیا
یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے کا اور ہنسی اور تکفیر بازی کا

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بناڈالی۔ بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہوگئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا پڑتے مگر اُس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اُٹھالیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اُچھلو جو آج تمہاری زندگی کا دن آ گیا۔ خدا تعالیٰ اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہتا۔ وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک پُرانے قصوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو۔ وہ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور پہنچاتا ہے۔ کیا اندھیری رات کے بعد نئے چاند کے چڑھنے کی انتظار نہیں ہوتی؟ کیا تم سلیخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے۔ افسوس کہ تم اس دنیا کے ظاہری قانونِ قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو مگر اس روحانی قانونِ فطرت سے جو اسی کا ہمشکل ہے بکلّی بے خبر ہو۔

اے نفسانی مولویو! اور خشک زاہدو! تم پر افسوس کہ تم آسمانی دروازوں کا کھلنا چاہتے ہی نہیں بلکہ چاہتے ہو کہ ہمیشہ بند ہی رہیں اور تم پیر مغاں بنے رہو۔ اپنے دلوں میں نظر ڈالو اور اپنے اندر کو ٹٹولو۔ کیا تمہاری زندگی دنیا پرستی سے منزہ ہے؟ کیا تمہارے دلوں پر وہ زنگار نہیں جس کی وجہ سے تم ایک تاریکی میں پڑے ہو! کیا تم ان فقیہوں اور فریسیوں سے کچھ کم ہو جو حضرت مسیح کے وقت میں دن رات نفس پرستی میں لگے ہوئے تھے؟ پھر کیا یہ سچ نہیں کہ تم مثیلِ مسیح کے لئے مسیحی مشابہت کا ایک گونہ سامان اپنے ہاتھ سے ہی پیش کر رہے ہو تا خدائے تعالیٰ کی حجت ہر یک طور سے تم پر وارد ہو۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایک کافر کا مومن ہو جانا تمہارے ایمان لانے سے زیادہ تر آسان ہے۔ بہت سے لوگ مشرق اور مغرب سے آئینگے اور اس خوانِ نعمت سے حصہ لیں گے لیکن تم اسی زنگ کی حالت میں ہی مرو گے۔ کاش تم نے کچھ سوچا ہوتا!‘‘ (ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۳-۵)

’’کیا ابھی اس آخری مصیبت کا وہ وقت نہیں آیا جو اسلام کے لئے دنیا کے آخری دنوں میں مقدّر تھا؟ کیا کوئی ثابت کرسکتا ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور زمانہ بھی آنے والا ہے جو قرآن کریم اور احادیث کی رُو سے ان موجودہ فتنوں سے کچھ زیادہ فتنے رکھتا ہوگا؟ سو بھائیو! تم اپنے نفسوں پر ظلم مت کرو اور خوب سوچ لو کہ وقت آ گیا اور بیرونی اور اندرونی فتنے انتہا کو پہنچ گئے۔ اگر تم ان تمام فتنوں کو ایک پلّۂ میزان میں رکھو اور دوسرے پلّہ کے لئے تمام حدیثوں اور سارے قرآن کریم میں تلاش کرو تو ان کے برابر کیا ان کا ہزارم حصہ بھی وہ فتنے قرآن اور حدیث کی رو سے ثابت نہیں ہونگے۔ پس وہ کونسا فساد کا زمانہ اور کس بڑے دجّال کا وقت ہے جو اس زمانہ کے بعد آئے گا اور فتنہ اندازی کی رُو سے اس سے بدتر ہوگا۔ کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ ان فتنوں سے بڑھ کر قرآن کریم اور احادیث نبویہ میں ایسے اور فتنوں کا پتہ ملتا ہے جن کا اب نام و نشان نہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ اگر تم ان فتنوں کی نظیر تلاش کرنے کے لئے کوشش کرو یہاں تک کہ اس کوشش میں مر بھی جاؤ تب بھی قرآن کریم اور احادیثِ نبویہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوگا کہ کبھی کسی زمانہ میں ان موجودہ فتنوں سے بڑھ کر کوئی اور فتنے بھی آنے والے ہیں۔

صاحبو! یہاں وہ دجّالیتیں پھیل رہی ہیں جو تمہارے فرضی دجّال کے باپ کو بھی یاد نہیں ہونگی۔ یہ کارروائیاں خلق اللہ کے اغوا کے لئے ہزار ہا پہلو سے جاری کی گئی ہیں جن کے لکھنے کے لئے بھی ایک دفتر چاہئے اور ان میں مخالفین کو کامیابی بھی ایسی اعلیٰ درجہ کی ہوئی ہے کہ دلوں کو ہلا دیا ہے اور اِن کے مکروں نے عام طور پر دلوں پر سخت اثر ڈالا ہے اور ان کی طبیعی اور فلسفہ نے ایسی شوخی اور بے باکی کا تخم پھیلا دیا ہے کہ گویا ہر ایک شخص اس کے فلسفہ دانوں میں سے انا الرّب ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ پس جاگو اور اُٹھو اور دیکھو یہ کیسا وقت آ گیا اور سوچو کہ یہ موجودہ خیالات توحید محض کے کس قدر مخالف ہیں یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا خیال بھی ایک بڑی نادانی کا طریق سمجھا جاتا ہے اور تقدیر کے لفظ کو منہ پر لانے والا بڑا بیوقوف کہلاتا ہے اور فلسفی دماغ کے آدمی دہریت کو پھیلاتے جاتے ہیں اور اِس فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ تمام کل الوہیت کی کسی طرح ہمارے ہاتھ میں ہی آجاوے۔ ہم ہی جب چاہیں وباؤں کو دُور کردیں۔ موتوں کو ٹال دیں۔ اور جب چاہیں بارش برسا دیں۔ کھیتی اُگالیں اور کوئی چیز ہمارے قبضۂ قدرت سے باہر نہ ہو۔ سوچو کہ اس زمانہ میں ان بے راہیوں کا کچھ انتہا بھی ہے۔ اِن آفتوں نے اسلام کے دونوں بازوؤں پر تبر رکھ دیا ہے۔

اے سونے والو بیدار ہو جاؤ۔ اے غافلو اُٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب عظیم کا وقت آ گیا۔ یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر بازی کا۔ دُعا کرو کہ خداوند کریم تمہیں آنکھیں بخشے تا تم موجودہ ظلمت کو بھی بتمام و کمال دیکھ لو اور نیز اس نور کو بھی جو رحمتِ الٰہیہ نے اس ظلمت کے مٹانے کے لئے تیار کیا ہے۔ پچھلی راتوں کو اُٹھو اور خدا تعالیٰ سے رو رو کر ہدایت چاہو اور ناحق حقانی سلسلہ کے مٹانے کے لئے بددعائیں مت کرو اور نہ منصوبے سوچو۔ خدا تعالیٰ تمہاری غفلت اور بھول کے ارادوں کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ تمہارے دماغوں اور دلوں کی بیوقوفیاں تم پر ظاہر کرے گا۔ اور اپنے بندہ کا مددگار ہوگا اور اس درخت کو کبھی نہیں کاٹے گا جس کو اُس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ کیا کوئی تم میں سے اپنے اس پودہ کو کاٹ سکتا ہے جس کے پھل لانے کی اس کو توقع ہے۔ پھر وہ جو دانا و بینا اور ارحم الراحمین ہے وہ کیوں اپنے اس پودہ کو کاٹے جس کے پھلوں کے مبارک دنوں کی وہ انتظار کر رہا ہے۔ جبکہ تم انسان ہو کر ایسا کام کرنا نہیں چاہتے۔ پھر وہ جو عالم الغیب ہے جو ہر ایک دل کی تہ تک پہنچا ہوا ہے کیوں ایسا کام کرے گا۔ پس تم خوب یاد رکھو کہ تم اس لڑائی میں اپنے ہی اعضا پر تلواریں مار رہے ہو۔ سو تم ناحق آگ میں ہاتھ مت ڈالو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آگ بھڑکے اور تمہارے ہاتھ کو بھسم کر ڈالے۔ یقیناً سمجھو کہ اگر یہ کام انسان کا ہوتا تو بہتیرے اس کے نابود کرنے والے پیدا ہو جاتے اور نیز یہ اس اپنی عمر تک بھی ہرگز نہ پہنچتا جو بارہ برس کی مدت اور بلوغ کی عمر ہے۔ کیا تمہاری نظر میں کبھی کوئی ایسا مفتری گذرا ہے کہ جس نے خدا تعالیٰ پر ایسا افترا کر کے کہ وہ مجھ سے ہمکلام ہے پھر اس مدت مدید کے سلامتی کو پالیا ہو۔ افسوس کہ تم کچھ بھی نہیں سوچتے اور قرآن کریم کی ان آیتوں کو یاد نہیں کرتے جو خود نبی کریمؐ کی نسبت اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر تو ایک ذرّہ مجھ پر افترا کرتا تو مَیں تیری رگِ جان کاٹ دیتا۔ پس نبی کریمؐ سے زیادہ تر کون عزیز ہے کہ جو اتنا بڑا افترا کر کے اب تک بچا رہے بلکہ خدائے تعالیٰ کی نعمتوں سے مالا مال بھی ہو۔ سو بھائیو! نفسانیت سے باز آؤ اور جو باتیں خدائے تعالیٰ کے علم سے خاص ہیں اُن میں حد سے بڑھ کر ضد مت کرو اور عادت کے سلسلہ کو توڑ کر اور ایک نئے انسان بن کر تقویٰ کی راہوں میں قدم رکھو تا تم پر رحم ہو اور خدا تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دیوے سو ڈرو اور باز آجاؤ۔ کیا تم میں ایک بھی رشید نہیں۔ وان لم تنتھوا فسوف یأتی اللّٰہ بنصرۃ من عندہ وینصر عبدہٗ ویمزّق اعداء ہ ولا تضرّونہ شیئًا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۲-۵۵)

☆☆☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اپنی تاریخوں کو یاد رکھئے.....!!

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بعض دن ایسے ہیں جو جماعت احمدیہ کی صداقت ،سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور سب سے بڑھ کر سیدنا و مولانا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل ہیں۔ان میں سے ایک دن جماعت احمدیہ میں یوم مصلح موعودؓ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے جسے جماعت احمدیہ عالمگیر ہر سال ۲۰ رفروری کو مناتی ہے اسی طرح ایک دن ۲۳ مارچ کا ہے جسے یوم مسیح موعودؑ کے طور پر منایا جاتا ہے۔اسی طرح تیسرا دن یوم خلافت کے طور پر ۲۷ مئی کے روز منایا جاتا ہے۔علاوہ اس کے جماعت احمدیہ ۲۰ ربیع الاوّل کے دن کو سیرت النبی ﷺ کے طور پر مناتی ہے اور صرف ۲۰ ربیع الاوّل کے دن کو ہی نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے سیرت النبی ﷺ کے جلسے سال میں ایک سے زائد مرتبہ منائے جاتے ہیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف حسین پہلوؤں پر روشنی ڈال کر احباب جماعت احمدیہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر چلنے اور آپ کی پاک سیرت کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی نصیحت کی جاتی ہے۔

☆.....جیسا کہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ ۲۰ فروری کا دن جماعت میں یوم مصلح موعود کے طور پر منایا جاتا ہے اور یہ دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی عظیم الشان دلیل ہے۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں یہ تڑپ تھی کہ ایک تو آپ سے اسلام کی جلیل القدر خدمات سرانجام پائیں اور دوسرے یہ سلسلہ صرف آپ تک ہی محدود نہ رہے بلکہ آپ کے بعد آپ کی نسل کے ذریعہ بھی اللہ تعالیٰ حمایت اسلام کی بنیاد ڈالے۔اور عالمگیر طور پر خدمت اسلام کے کام اُن کے ذریعہ سرانجام پائیں اس کیلئے حضور علیہ السلام نے بہت دعائیں کیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو الہاماً بتایا گیا کہ ''تمہاری عقدہ کشائی ہوشیار پور میں ہوگی''

اس پر حضور علیہ السلام ۱۸۸۶ء کے شروع میں ہوشیار پور تشریف لے گئے اور وہاں چلہ کشی کر کے متواتر چالیس روز دُعائیں کیں ان ایام میں آپ بہت کم گفتگو فرماتے اور زیادہ تر عبادت الٰہی اور ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔اس مسلسل مجاہدہ کے بعد ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عالمگیر غلبہ اسلام کی بنیاد ڈالنے کیلئے ایک موعود فرزند کی خوشخبری دی۔

چنانچہ یہ موعود فرزند جن کا نام نامی بشیر الدین محمود احمد تھا ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اسی روز شرائط بیعت کا اشتہار بھی شائع فرمایا سب سے پہلی بیعت حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مارچ ۱۹۱۴ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دوسرا جانشین منتخب فرمایا آپ نے باذن الٰہی ۱۹۴۴ء میں یہ اعلان فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں جس پسر مصلح موعود کی بشارت دی تھی وہ آپ ہی ہیں۔چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اکاون سالہ دور خلافت میں اسلام کو عالمگیر ترقیات وفتوحات سے نوازا۔

چنانچہ جماعت احمدیہ عالمگیر ۲۰ فروری کے دن کو یوم مصلح موعود کے طور پر مناتی ہے۔اس روز ہمیں اپنی جماعت کے بچوں پر پیشگوئی مصلح موعودؓ کی اہمیت اور اس کے عملی اظہار کو اور اس کی عظیم الشان صداقت کو ثابت کرنا چاہئے۔

☆.....جماعت احمدیہ میں ۲۳ مارچ کا دن یوم مسیح موعودؑ کے نام سے موسوم ہے یہ دن جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے جماعت احمدیہ کی بنیاد کا پہلا دن ہے۔جس دن کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے لدھیانہ میں چالیس افراد کی بیعت لی اور اب ایک سو بیس سال کے اس عرصہ میں بیعت کنندگان دنیا کے کئی ملکوں میں کروڑوں کی تعداد میں پھیل گئے ہیں اور کروڑوں سعید روحیں اس عالمگیر درخت کے نیچے بسیرا کئے ہوئے ہیں۔

۲۳ مارچ کا دن بہت مبارک دن ہے اس روز ہمیں اپنے بچوں کو شرائط بیعت یاد کرانے چاہئے اور سب چھوٹوں بڑوں کو بیعت کے مقصد کو اچھی طرح ذہن نشین کرنا چاہئے۔

☆.....۲۷ مئی کا دن یوم خلافت کے طور پر منایا جاتا ہے یہ وہ مبارک دن ہے جس دن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جماعت میں خلافت کا سلسلہ شروع ہوا اور جماعت حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی مبارک قیادت میں ایک ہاتھ پر اکٹھی ہوگئی اور بفضلہٖ تعالیٰ گزشتہ سو سال میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جارہی ہے۔گزشتہ سال ہم نے عالمگیر طور پر خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی بھی منائی ہے اور خلافت کی اہمیت و برکات کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔اور ۲۷ مئی ۲۰۰۸ء کے مبارک دن ہم نے اپنے محبوب امام حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک قیادت میں خلافت احمدیہ کا عہد بھی دہرایا ہے۔ہمیں ۲۷ مئی کے حوالے سے اس عہد کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے اور اپنی نسلوں میں بھی ۲۷ مئی کی اہمیت کو واضح کرنا چاہئے۔

☆.....ان کے علاوہ جماعت احمدیہ میں ۲۰ ربیع الاوّل کا دن بھی اس اعتبار سے بہت مبارک ہے کہ اس دن سیدنا و مولانا سرور کائینات فخر موجودات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش ہوئی تھی اور اسی دن کے حوالہ سے جماعت احمدیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈال کر احباب کو آپؐ کے مبارک نمونوں پر چلنے کی تاکید کی جاتی ہے لیکن جماعت صرف ۲۰ ربیع الاوّل کے دن کو ہی سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نہیں مناتی بلکہ سارا سال جماعت میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اجلاسات منعقد کئے جاتے ہیں۔اور غیر مسلم حضرات کو دعوت دیکر انہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے واقعات سنائے جاتے ہیں۔

☆.....ان کے علاوہ جماعت احمدیہ میں سال میں ایک بار ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے اور قرآن مجید کی سنہری تعلیمات اپنوں اور دوسروں کے سامنے بیان کی جاتی ہیں۔

لہٰذا بھارت کے تمام صوبوں کے زونل امراء کرام رسرکل انچارج صاحبان مقامی صدر صاحبان سیکرٹریان اصلاح وارشاد اور مقامی مبلغین ومعلمین کا فرض ہے کہ وہ ان مبارک دنوں کو بالخصوص نئی جماعتوں میں شایان شان طریق سے بنائیں اور اگلی نسل کو اور نئے آنے والوں کو ان دنوں کی اہمیت اور ان کی برکات سے آگاہ کریں اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک توفیق عطاء فرمائے۔ (منیر احمد خادم)

مولانا دوست محمد صاحب شاہدؔ مرحوم کی یاد میں!!

اٹھ گیا بزم جہاں سے اور اک عالی وقار
باغ احمد کا شجر اک خوشنما اور سایہ دار
منکسر ، عاجز ، وہ خادم دین کا ، سلطان نصیر
رحمتیں مولیٰ کی ہوں تربت پہ اس کی بے شمار
کاتب احوالِ ملّت ۔لمحہ لمحہ کا امیں
مخزنِ تاریخ ۔ تحریر و بیاں کا شاہسوار
وقف تھے اوقات اس کے دیں کی خدمت کے لئے
روک تھی کوئی ، نہ تھی خدمت کسی میں کوئی عار
معجزۂ قوتِ قدسی سے اک عاجز دیا
یوں چمک اٹھا کہ جیسے شمس ہو نصف النہار
جو کمر بستہ ہوا دیں کے لئے فائز ہوا
نعمتیں اس راہ میں ملتی ہیں بے حد و شمار
جو ہیں اللہ کے ، نہیں ان کے نصیبوں میں شکست
روک سکتا ہی نہیں کوئی انہیں دشمن کا وار
قلب صافی پر ہوا نازل فلک سے نورِ حق
یوں قلم چلتا گیا کہ جیسے تیغِ تیز دھار
یا الٰہی مجھ سے عاصی کو بھی کر تقویٰ عطا
لوگ کہہ اٹھیں کہ طاہر ہوگیا انجام کار

(طاہر عارف)

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل ۲۳ راکتوبر ۲۰۰۹ء)

ضروری اعلان
بسلسلہ انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

یہ سال انتخابات کا سال ہے جس میں آئندہ اپریل ۲۰۱۰ تا مارچ ۲۰۱۳ء کی تین سالہ ٹرم کے لئے جماعتوں میں امراء وصدران جماعت ودیگر عہدیداروں کے نئے انتخابات کروائے جانے ہیں۔

قواعد وضوابط اور عہدیداران کی ذمہ داریوں پر مشتمل کتابچہ طبع کروایا جارہا ہے جو امراء صدر صاحبان کو بھجوا دیا جائے گا۔انتخابات کروانے سے قبل ضروری ہے کہ چندہ دہندگان کے حسابات Clear کروا کے انتخابات میں شامل ہونے کے اہل افراد کی فہرستیں تیار ہو جائیں۔اس کے لئے امراء وصدر صاحبان کارروائی شروع کریں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

خطبہ جمعہ

پاکستان، ہندوستان اور بعض عرب ممالک میں احمدیوں کی مخالفت اور ان پر مظالم میں شدت۔

اگر دشمن یہ سمجھتا ہے کہ اس سے جماعتی زندگی کو متأثر کر رہے ہیں یا احمدیوں کے ایمانوں کو کمزور کر رہے ہیں تو یہ دشمن کی بھول ہے۔ یہ مخالفتیں ہمیں ترقیات کی طرف لے جانے والی ہیں۔ شہید احمدیوں کے خون کا ہر قطرہ جہاں ان کی اخروی زندگی میں ان کے درجات بلند کرتا چلا جا رہا ہے وہاں جماعتی زندگی کے بھی سامان پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔

آجکل کے حالات میں افراد جماعت کو دنیا میں ہر جگہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ پاکستان میں جس طرف حالات جا رہے ہیں لگتا ہے کہ احمدیوں کو پاکستان میں خاص طور پر ابھی مزید امتحانوں سے گزرنا پڑے گا۔

ابتلاؤں میں اپنے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آنے دو اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاؤ۔ پہلے سے بڑھ کر ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرو اور یہ مضبوطی پیدا کرتے ہوئے ظاہری اعمال کو بھی بہتر کرو اور عبادتوں کے معیار بھی بہتر کرو اور پھر دیکھو کہ کس طرح خدا تعالیٰ تمہاری مدد کے لئے آتا ہے۔

(مکرم اعظم طاہر صاحب آف اوچ شریف کی شہادت، مکرم ریاض احمد صاحب اور مکرم امتیاز احمد صاحب جو پشاور میں ایک بم دھماکہ کے نتیجہ میں شہید ہو گئے۔ مکرم چوہدری انور کاہلوں صاحب (سابق امیر جماعت یوکے) اور مکرمہ منصورہ وہاب صاحبہ بنت مکرم عبدالوہاب آدم صاحب آف گھانا کی وفات کا تذکرہ اور مرحومین کی نماز جنازہ غائب)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 2 راکتوبر 2009ء بمطابق 2 راخاء 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ۔ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۔ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۔ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۔ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۔ (سورۃ البقرۃ آیات 154 تا 158)

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے اُن مومنوں کا نقشہ کھینچا ہے جو جب کسی ابتلا یا امتحان میں پڑتے ہیں تو ان کا ایمان کبھی ڈانوا ڈول نہیں ہوتا۔ بلکہ ابتلاؤں کے ساتھ ان کے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے اور پہلے سے زیادہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتے ہیں۔

ان آیات کا مَیں ترجمہ پڑھ دیتا ہوں۔ فرمایا کہ: اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ سے صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مُردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔ ان لوگوں کو جن پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور ہم یقیناً اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر ان کے ربّ کی طرف سے برکتیں ہیں اور رحمت ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پانے والے ہیں۔

جیسا کہ پہلی آیت سے ظاہر ہے، اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو صبر اور صلوٰۃ کی تلقین فرمائی ہے۔ گویا یہ دو خصوصیات ایسی ہیں جو ایک مومن میں ہونی چاہئیں اور خاص طور پر ان کا اظہار مشکلات کے وقت یا ابتلا کے وقت ہونا چاہئے یہ بظاہر مختصر الفاظ ہیں لیکن اس کے وسیع معانی ہیں۔ صبر کے ایک معنے تو یہ ہیں کہ انسان تکلیف پہنچنے پر شکووں اور رونے دھونے سے بچے اور ابتلا کو اگر وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے تو بغیر کسی شکوے اور شکایت کے برداشت کرے۔ کیونکہ یہ شکوے اور کسی نقصان پر رونا جذباتی حالت میں بعض دفعہ ایسے فقرات منہ سے نکلوا دیتا ہے جو خدا تعالیٰ سے شکوہ اور کفر بن جاتے ہیں۔

دوسرے معنے اس کے یہ ہیں کہ ثبات قدم دکھاؤ، ثابت قدمی دکھاؤ۔

تیسرے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر مضبوطی سے قائم رہتے ہوئے ان پر عمل کرو۔ اور پھر اس کے ایک معنے یہ ہیں کہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی نواہی سے بچاؤ۔ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے ان سے بچاؤ۔ پس صبر میں دو ذرائع استعمال کئے گئے ہیں، ایک یہ کہ برداشت، ہمت اور حوصلہ رکھتے ہوئے ہر تکلیف اور مشکل اور امتحان پر ثابت قدم رہو۔ تمہارے قدموں میں کبھی کوئی لغزش نہ آئے۔ تمہارے ایمان میں لغزش نہ آئے۔ اور دوسرے یہ کہ جو اللہ تعالیٰ کے اوامر اور نواہی ہیں ان پر نظر رکھتے ہوئے اپنی زندگیاں گزارو اور خدا تعالیٰ کے آگے جھکے رہو۔ اور پھر صبر کے ساتھ ہی صلوٰۃ کا لفظ استعمال کر کے دعاؤں کی طرف توجہ کرنے کی مزید تلقین فرمائی۔

مختلف لغات میں صلوٰۃ کے جو معنے لئے گئے ہیں ان کا خلاصہ اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ نماز کی طرف توجہ کرو، نماز کے علاوہ بھی دعاؤں پر زور دو۔ دین پر مضبوطی سے قائم رہو۔ استغفار کی طرف توجہ کرو۔ ذکر الٰہی اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف توجہ کرو۔ آنحضرت ﷺ پر درود بھیجو۔

پس اس آیت میں ایک حقیقی مسلمان کی یہ خوبی بیان فرما دی کہ ہمیشہ ابتلا اور مشکلات میں کامل صبر اور حوصلے سے تکالیف کے دَور کو برداشت کرو۔ کسی حالت میں بھی تمہارے نیک اعمال بجالانے اور اعلیٰ خلق کے اظہار میں کمی نہ آئے۔ اور نمازوں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی اور درُود شریف پڑھنے کی طرف اس تکلیف کے دور میں، ابتلاء کے دور میں زیادہ توجہ دو اور اس سوچ اور عمل کے ساتھ جب تم خدا تعالیٰ کی مدد مانگو گے اور اس پر استقلال سے قائم رہو گے، مستقل مزاجی دکھاؤ گے تو پھر ہمیشہ یاد رکھو کہ یہ ابتلاؤں کا دَور جو عارضی ہے تمہیں کامیابیوں اور فتوحات سے ہمکنار کرے گا۔ ایک مومن کا آخری سہارا تو خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ یا تو کوئی احمدی، نعوذ باللہ، یہ کہے کہ مَیں خدا کو نہیں مانتا اور یہ ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جہاں خدا تعالیٰ پر ایمان کمزور ہوا وہاں وہ احمدی، احمدی ہی نہیں رہتا۔ خود احمدیت ختم ہو جاتی ہے، اسلام اس کے دل سے نکل جاتا ہے۔ پس جب ایک احمدی مسلمان کا خدا تعالیٰ پر ایمان بالغیب ہے تو اس بات پر بھی کامل یقین ہونا چاہئے کہ میرا ہر حال میں سہارا خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے۔ پس ابتلاؤں اور امتحانوں میں جو دشمن کی طرف سے مختلف طریقوں سے ہم پر آتے ہیں،

عقلمندی کا تقاضا بھی ہے اور ایمان کا بھی یہی تقاضا ہے کہ پھر اس ہستی سے تعلق میں پہلے سے زیادہ بڑھیں جو جائے پناہ بھی ہے اور ان ابتلاؤں اور امتحانوں سے نجات دلانے والی بھی ہے۔ اور جب ابتلاؤں میں صبر اور دعاؤں میں ایک خاص رنگ رکھ کر ہم خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں گے تو وہ جو سب پیار کرنے والوں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے، جو اس ماں سے بھی زیادہ اپنے بندے سے پیار کرتا ہے جو اپنے بچے کی ہر تکلیف کو اس کی محبت سے مغلوب ہو کر دور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے آخر میں یہ کہہ کر کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ اس طرف توجہ دلائی ہے کہ میں تو یقیناً تمہاری مدد کروں گا جو صبر کرنے والے ہوں گے۔ ان لوگوں کی مدد کروں گا جو صبر کرنے والے اور دعا مانگنے والے ہیں۔ لیکن اگر تم میری مدد چاہتے ہو تو تمہیں بھی استقلال کے ساتھ میری بندگی کا حق ادا کرنا ہوگا اور بندگی کا حق اسی طرح ادا ہوگا جس طرح کہ مَیں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ ابتلاؤں میں اپنے پائے ثبات میں کبھی لغزش نہ آنے دو اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاؤ۔ یہ آج ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔

جیسا کہ مَیں گزشتہ خطبات میں بھی کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں کہ پاکستان میں بھی اور بعض عرب ممالک میں بھی اور ہندوستان کے بعض علاقوں میں بھی احمدیوں پر بعض سخت حالات آئے ہوئے ہیں یا ان کے لئے ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں۔

پاکستان جیسے حالات تو کہیں بھی نہیں وہاں تو بہت زیادہ حالات بگڑ رہے ہیں۔ پاکستان میں بعض جگہ ظلموں کی انتہا ہوئی ہوئی ہے۔ آئے دن مولوی کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑتے رہتے ہیں اور حکومت بھی ان کا ساتھ دے رہی ہے۔ یا بعض جگہوں پر حکومت کے کارندے یا افسران جو ہیں افراد جماعت پر سختیاں کرنے میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے۔ دوسرے ملکوں میں بھی احمدیوں پر بعض جگہوں میں جمعہ اور نمازیں پڑھنے پر پابندی ہے۔ حکومتی ایجنسیوں کی طرف سے بلا کے کہا جاتا ہے کہ تم نے نمازیں نہیں پڑھنی اور جمعہ نہیں پڑھنا، جمع نہیں ہونا۔ لیکن بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے حالات میں پہلے سے بڑھ کر ایمان میں مضبوطی پیدا کرو اور یہ مضبوطی پیدا کرتے ہوئے ظاہری اعمال کو بھی بہتر کرو اور عبادتوں کے معیار بھی بہتر کرو اور پھر دیکھو کہ کس طرح خدا تعالیٰ تمہاری مدد کے لئے آتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں فرماتے ہیں کہ:

’’کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے‘‘۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور اللہ تعالیٰ کو پانے کے لئے خود پاک ہونا بھی ضروری ہے)۔ فرمایا کہ ’’مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو۔ اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو‘‘۔

’’نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درُود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ سے پابند نہ رہو‘‘ وہ لوگ جو عربی نہیں جانتے ان کو فرمایا کہ اپنی زبان میں بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ کیوں؟ فرماتے ہیں کہ ’’جب تم نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسولؐ کا کلام ہے۔ باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو تا کہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو‘‘۔ (کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 68-69)۔ اپنی زبان میں دعا کرو گے تو دل سے جو الفاظ نکل رہے ہوں گے اس میں اسی سے تضرع پیدا ہوگا اور وہ دل سے نکلے ہوئے الفاظ ہوں گے۔

پس دعاؤں میں ایک خاص اضطراب پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور جب یہ اضطراب پیدا ہو جائے تو پھر خدا تعالیٰ اپنے بندے کے حق میں بہتر رنگ میں دعا قبول فرماتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ (سورۃ النمل آیت :63) کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے، جب وہ اس سے یعنی خدا سے دعا کرتا ہے اور اس کی تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور وہ تم اور تمام دعا کرنے والے لوگوں کو ایک دن زمین کا وارث بنا دے گا۔

پس جو دعائیں ایک خاص حالت میں اور اضطراب سے کی جائیں وہ ایک ایسا رنگ لانے والی دعائیں ہوتی ہیں جو دنیا میں انقلاب برپا کر دیا کرتی ہیں اور جن کو خدا تعالیٰ کے راستہ میں امتحانوں اور ابتلاؤں سے گزرنا پڑ رہا ہو ان سے زیادہ خدا تعالیٰ کو کون پیارا ہو سکتا ہے کہ وہ اس کے لئے ساری تکلیفیں برداشت کر رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ تم صبر اور دعا سے ان ابتلاؤں کو برداشت کرتے چلے جاؤ۔ ایک دن تم ہی زمین کے وارث کئے جانے والے ہو۔ پس آجکل کے یہ امتحان جن سے احمدی گزر رہے ہیں، جیسا کہ مَیں نے بتایا پاکستان میں خاص طور پر، یہ قربانیاں جو کر رہے ہیں یہ ضائع جانے والی نہیں ہیں۔ یہ قربانیاں جو احمدی کر رہے ہیں یہ آج نہیں تو کل انشاء اللہ ایک رنگ لانے والی ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ بغیر کسی شکوہ کے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ان امتحانوں سے گزرتے چلے جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر ابتلا اور امتحانوں میں سے گزرنے والے کی انتہا یہ ہے کہ جان تک کی قربانی بھی کی جا سکتی ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر جو لوگ اپنی جانیں قربان کرتے ہیں ان کا جانیں قربان کرنا ایک عام آدمی کے قتل ہونے کی طرح قتل نہیں ہے۔ اسلام کے ابتدائی دَور میں تو جب جنگیں نہیں ہو رہی تھیں اس وقت بھی قربانیوں کی بے انتہاء مثالیں نظر آتی ہیں اور پھر جب دوسرا دور آیا، جب مسلمانوں پر جنگیں ٹھونسی گئیں، اس وقت بھی مومنوں کی ایسی بے شمار مثالیں ہیں جن میں جانوں کے نذرانے پیش کئے گئے اور ہر دو طرح سے جو قتل ہوئے، مسلمانوں کے یہ قتل ہونے والے لوگ جو تھے انہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کی بقا کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ توحید کے قیام کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ اور خدا تعالیٰ نے پھر ان کی قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو جو اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے ہیں مردہ نہ کہو وہ تو زندہ ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک بہت بڑے مقصد کی خاطر قربانی دی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ہاں جہاں ان جانیں قربان کرنے والوں کے اجر ہر آن بڑھتے چلے جاتے ہیں وہاں مومنین کی جماعت کو ان کی قربانیوں کو یاد کر کے ان کے ناموں کو زندہ رکھنا چاہئے کیونکہ ان شہداء کے ناموں کو زندہ رکھنا جماعت مومنین کی زندگی کی بھی ضمانت بن جاتا ہے۔ ان مثالوں کو سامنے رکھ کر پھر دوسرے مومن جو ہیں وہ بھی دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہتے ہیں کہ کس طرح قربانیاں کرنے والوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور جس قوم میں قوم کی خاطر جان دینے والے موجود ہوں وہ قومیں پھر مرا نہیں کرتیں اور پھر جو خدا تعالیٰ کے دین کی خاطر جانیں قربان کرنے والے ہوں ان کے ساتھ تو خدا تعالیٰ کی خاص تائیدات ہوتی ہیں۔

آج مسیح موعودؑ کے زمانہ میں مذہبی جنگوں کا تو خاتمہ ہے تو کیا خدا تعالیٰ کی راہ میں اب کوئی قتل نہیں ہوتا جو مرنے کے بعد خود بھی ہمیشہ کی زندگی پائے اور مومنین کی زندگی کے بھی سامان کرے۔ جب آخرین نے اوّلین سے ملنے کے معیار قائم کرنے تھے۔ تو یقیناً خدا تعالیٰ کی راہ میں جانوں کے نذرانے بھی پیش کرنے تھے۔ پس اِن آخرین نے جنہوں نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی جانیں قربان کرنے کے نمونے دکھائے سرزمین کابل میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور جانوں کے نذرانے پیش کر کے دائمی زندگی کے راستے ہمیں دکھائے اور اس کے بعد آج تک افراد جماعت خدا تعالیٰ کی خاطر جانوں کے نذرانے پیش کرنے کے نمونے قائم کرتے چلے جا رہے ہیں اور ہر شہید احمدی کے خون کا ہر قطرہ جہاں ان کی اُخروی زندگی میں ان کے درجات کو بلند کرتا چلا جا رہا ہے وہاں جماعتی زندگی کے بھی سامان پیدا کرتا چلا جا رہا ہے۔

پس اگر دشمن یہ سمجھتا ہے کہ اس سے جماعتی زندگی کو متاثر کر رہے ہیں، یا ایمانوں کو کمزور کر رہے ہیں تو یہ دشمن کی بھول ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم شعور نہیں رکھتے۔ جو سطحی نظر سے دیکھنے والے ہیں ان کو اس بات کا فہم ہی نہیں ہے کہ جو انقلاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت میں پیدا کیا ہے وہ مالی اور جانی نقصان سے رکنے والا نہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ آخر کار اسی جماعت نے اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا میں قائم کرنا ہے۔

پس آج بھی جماعت کی خاطر دی جانے والی ہر شہادت جماعت کے ہر فرد، مرد، عورت، بچے، بوڑھے میں ایک نئی روح پھونکتی ہے۔ ہر شہادت کے بعد افراد جماعت کی طرف سے جو مَیں خط وصول کرتا ہوں ان میں اخلاص و وفا اور قربانیوں کو پیش کرنے کے لئے نئے انداز پیش کئے جاتے ہیں۔

ایسے لوگوں کے بارہ میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ان کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے۔ پس مخالفین کا یہ خام خیال ہے کہ ان کے احمدیوں کے جان و مال کو نقصان پہنچانے سے احمدی اپنے ایمان سے پھر جائیں گے۔ نہیں، بلکہ جیسا کہ مَیں نے بتایا ہر امتحان ایمانوں میں مضبوطی پیدا کرتا ہے۔ اگر ان مخالفین کے خیال میں وہ اس مخالفت کی وجہ سے احمدیت کو ختم کر دیں گے تو یہ بھی ان کی خام خیالی ہے۔ جماعت کو تو بعض قوانین کی وجہ سے پاکستان میں یا بعض ملکوں میں تبلیغ کی پابندی ہے لیکن جماعت کی مخالفت میں رونما ہونے والے واقعات ہماری تبلیغ کے راستے خود بخود کھول دیتے ہیں اور کئی لوگ پاکستان سے بھی، دوسرے عرب ممالک سے بھی براہ راست یہاں خط لکھ کر بیعت کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔

پس یہ مخالفتیں بھی ہمیں ترقیات کی طرف لے جانے والی ہیں۔ یہ مخالفین چند جانوں کو تو ختم کر سکتے ہیں، مالوں کو تو لوٹ سکتے ہیں، ہماری عمارتوں کو تو نقصان پہنچا سکتے ہیں، ہماری مسجدوں کی تعمیر تو رکوا سکتے ہیں لیکن ہمارے ایمانوں کو کبھی کمزور نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ امتحان اور ابتلا اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے اگلی آیت میں تمام قسم کے نقصانوں کا تفصیلی سے ذکر کر کے صبر کرنے والوں کو خوشخبری دی ہے۔ فرمایا تمہیں خوف سے بھی آزمائیں گے۔ اگر تم صبر اور دعا سے اس خوف کی آزمائش سے گزر گئے تو تمہیں خوشخبری ہو کہ تم انعامات کے وارث بننے والے ہو اور خوف کس قسم کے ہیں؟ ہر وقت دشمن کے حملوں کا بھی خوف ہے۔ مولویوں کی شرارتوں کا بھی خوف ہے۔ ذرا سی بات پہ مقدمات ہونے کا بھی خوف ہے۔ حکومتوں کے قوانین کا خوف ہے۔ حکومتی افسران کی دھمکیوں کا خوف ہے۔ لیکن مومن کسی قسم کے جھٹوں، پارلیمنٹوں کے

فیصلوں سے ڈر کر یا جو خوف مَیں نے بتائے ہیں ان سے کسی قسم کا خوف کھا کر اپنے ایمان کو نہ ضائع کرتے ہیں نہ ان میں کمزوری پیدا کرتے ہیں۔

پھر بھوک کے ذریعہ سے آزمانا ہے، جیسا کہ وسیع پیمانے پر اس کی مثالیں بھی ہمارے سامنے ہیں، اب بھی اِکّا دُکّا واقعات ہوتے رہتے ہیں۔لیکن 1974ء میں جماعت کے خلاف جو حالات پیدا کئے گئے تھے اور اس میں احمدیوں پر سختیاں کی گئی تھیں کہ نہ کسی کو یہ اجازت تھی کہ احمدی گھروں تک کھانے پینے کا سامان پہنچا سکے اور نہ احمدیوں کو گھروں سے باہر نکلنے کی اجازت تھی کہ بازار سے جا کر کھانے پینے کا سامان لے لیں اور اگر نکل ہی جائیں تو پھر دکانداروں پر پابندی تھی کہ ان کو کسی قسم کی کھانے پینے کی چیز نہیں دینی۔

پھر مالوں کا لوٹنا ہے، آجکل بھی احمدیوں کے مالوں پر قبضہ کرنے اور ان کو ہڑپ کرنے کی جو بھی کوششیں ہوسکتی ہیں کی جاتی ہیں۔اور اگر کوئی احمدی اپنے مال کو حاصل کرنے کے لئے قانونی طور پر کوشش کرے تو بعض دفعہ ایسے حالات پیدا کئے جاتے ہیں، کہہ دیتے ہیں کہ قادیانی ہے اور اس نام سے ہی کہ یہ قادیانی ہے یا احمدی، بعض انصاف کی کرسی پر بیٹھنے والے لوگ جو ہیں یا انتظامی افسران بھی جو ہیں وہ احمدیوں کی دادرسی نہیں کرتے۔ جماعتی طور پر بھی 1974ء میں ربوہ کی زمین کا ایک حصہ حکومت نے مولویوں کے سپرد کر دیا، قبضہ دلوا دیا جہاں آجکل مسلم کالونی آباد ہے اور کچھ عرصہ پہلے جماعت کی زرعی زمین جوٹی آئی کالج کے نئے کیمپس کے ساتھ تھی، اور ربوہ کی ایک اوپن سپیس (Open space) جو دارالنصر میں ہے اس پر بھی حکومت نے یہ فیصلہ کر کے کہ یہ ہماری جگہ ہے ناجائز قبضہ کر لیا۔

پھر اولادوں اور جانوں کے ذریعہ آزمایا جاتا ہے۔بچوں کے تعلیمی کیریئر جو ہیں وہ برباد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔سکولوں میں بچوں کو اس طرح تضحیک کا نشانہ بنایا جاتا ہے کہ بچہ بے دل ہو کر سکول ہی نہ جائے۔ کچھ عرصہ پہلے فیصل آباد میں میڈیکل کالج میں یہی ہوا تھا کہ طلباء کو پڑھائی سے روکا گیا۔لیّہ میں جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ چار بچوں پر ظلم کرتے ہوئے انہیں جیل میں ڈالا گیا۔اگر ان کے والدین بچوں کے احمدیت سے توبہ کا اعلان کر دیتے تو وہی مقدمہ جو مولویوں نے ہتک رسول کا ان بچوں کے خلاف بنوایا تھا فوری طور پر بدل جاتا۔کیونکہ وہ یہی چاہتے تھے کہ احمدی کسی طرح خوف سے اپنے ایمان سے پھر جائیں۔تو یہ ان لوگوں کی چالیں ہیں کہ احمدیوں کو ہر قسم کے ابتلاؤں سے گزار کر احمدیت سے ہٹایا جائے۔لیکن نہیں جانتے کہ احمدی تو حقیقی مسلمان ہیں اور قرآن کریم میں لکھے ہوئے ہر ہر حرف پر یقین رکھتے ہیں۔انہیں تو پہلے ہی خدا تعالیٰ نے فرما دیا تھا کہ ان ذرائع سے آزمایا جائے گا۔پس ثابت قدم رہنا اور انجام کا انتظار کرنا اور ہر مصیبت پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا یعنی ہم یقیناً اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، یہی احمدی کا وطیرہ ہے۔یہ جو دکھ دیئے جاتے ہیں یا دیئے جائیں گے ان پر صبر ہی ہے جو احمدی نے ہر وقت دکھانا ہے۔اور صبر یہی ہے کہ دکھ محسوس تو بے شک کرو لیکن اس دُکھ کی وجہ سے اپنے ہوش وحواس کبھی نہ کھونا۔شکوے شکایتیں کبھی نہ کرنا۔ بلکہ ہر نقصان پر ہر ابتلا پر خدا تعالیٰ کی طرف نظر رکھنی ہے۔اس یقین پر قائم ہونا ہے کہ بے شک یہ ابتلا یا امتحان ہے لیکن عارضی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں میرے حق میں انشاء اللہ تعالیٰ بہتر ہی کرے گا۔ ہر قسم کے نقصان پر یہ سوچ رکھنی ہے کہ میری جان بھی، میری اولاد بھی، میرا مال بھی اور میری جائیداد بھی اس دنیا کی عارضی چیزیں ہیں اور اگر یہ خدا تعالیٰ کی خاطر قربان کی جارہی ہیں تو مَیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا پہلے سے بڑھ کر وارث بننے والا ہوں۔جب انسان اِنَّا لِلّٰہِ کہتا ہے تو اس یقین پر کامل طور پر قائم ہونا چاہئے کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کے ہیں اور جو ہمارے مال، اولاد ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ کے ہیں۔پس اگر وہ چاہتا ہے کہ یہ نعمتیں جو اس نے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہیں وہ واپس لے لے تو اس پر ہمیں کسی قسم کا جزع فزع کرنے اور رونے دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ وہ یہ کہتے ہیں وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم بھی اسی کی طرف جانے والے ہیں۔اور جب ہم اسی کی طرف جانے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ اخروی زندگی میں اس دنیا سے بہتر سامان ملنے والے ہیں۔پس جب ایک مومن کی یہ سوچ ہوتی ہے تو دنیاوی نقصانات جو اُسے کسی وجہ سے پہنچ رہے ہوں اس کے لئے عارضی افسوس کا باعث تو بن سکتے ہیں لیکن زندگی کا روگ نہیں بن جایا کرتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:’’تم مومن ہونے کی حالت میں ابتلا کو بُرا نہ جانو اور بُرا وہی جانے گا جو مومن کامل نہیں ہے۔قرآن شریف فرماتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ۔الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم کبھی تم کو مال سے یا جان سے یا اولاد یا کھیتوں وغیرہ کے نقصان سے آزمایا کریں گے۔مگر جو ایسے وقتوں میں صبر کرتے اور شاکر رہتے ہیں تو ان لوگوں کو بشارت دو کہ ان کے واسطے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کشادہ اور ان پر خدا کی برکتیں ہوں گی جو ایسے وقتوں میں کہتے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ یعنی ہم اور ہمارے متعلق کل اشیاء یہ سب خدا ہی کی طرف سے ہیں اور پھر آخر کار ان کا لوٹنا خدا ہی کی طرف ہے۔کسی قسم کے نقصان کا غم ان کے دل کو نہیں کھاتا اور وہ لوگ مقام رضا میں بود و باش رکھتے ہیں‘‘۔(اللہ تعالیٰ کی رضا میں خوش رہتے ہیں اور اسی میں رہنا پسند کرتے ہیں اور رہتے ہیں۔)’’ایسے لوگ صابر ہوتے ہیں اور صابروں کے واسطے خدا نے بے حساب اجر رکھے ہوئے ہیں‘‘۔

(الحکم جلد 7 نمبر 11 مورخہ 24/مارچ 1903ء بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 605)

پس یہ ردّعمل ہے جو ہر احمدی کا ہونا چاہئے اور جس کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک افراد جماعت نے اظہار کیا ہے اور یہی ردّعمل ہماری ترقی کی علامت ہے۔اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے۔ بیشک یہ ہمارا فرض ہے کہ امتحانوں اور ابتلاؤں سے بچنے کی دعائیں کریں۔اللہ تعالیٰ نے یہ کہا ہوا ہے۔لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی مصیبت اور امتحان آ جائے تو پھر ثبات قدم بڑی اہم شرط ہے اور یہی چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے بے انتہا اجر حاصل کرنے والا بنائے گی۔ یہ بیان کرنے کے بعد کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہادت کا رتبہ پانے والے ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں۔صبر کرنے والوں کے لئے خوشخبریاں ہیں اور بہت خوشخبریاں ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی خوشیوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع کر دیا ہے۔

مامورین کو اور ان کی جماعتوں کو جو مشکلات آتی ہیں اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:’’کوئی مامور نہیں آتا جس پر ابتلا نہ آئے ہوں۔مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قید کیا گیا اور کیا کیا اذیت دی گئی۔موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ آنحضرت ﷺ کا محاصرہ کیا گیا۔مگر بات یہ ہے کہ عاقبت بخیر ہوتی ہے۔(یعنی ساری تکلیفوں کا جو انجام ہے وہ بہتر ہوتا ہے)۔اگر خدا کی سنت یہ ہوتی کہ مامورین کی زندگی ایک تنعم اور آرام کی ہو اور اس کی جماعت پلاؤ زردے وغیرہ کھاتی رہے تو پھر اَور دنیاداروں میں اور ان میں کیا فرق ہوتا‘‘۔(اگر آرام اور صرف نعمتوں والی آسائش والی زندگی ہوتی اور کوئی تکلیفیں نہ برداشت کرنی ہوتیں تو فرمایا کہ پھر دنیادار میں اور الٰہی جماعت میں فرق کیا رہ گیا)۔

فرماتے ہیں:’’پلاؤ زردے کھا کر حمداً للہ وشکراً للہ کہنا آسان ہے‘‘۔اگر آسانیاں ہی آسانیاں ہوں۔ کھانے پینے کو ملتا جائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا بڑا آسان ہے’’اور ہر ایک بے تکلف کہہ سکتا ہے لیکن بات یہ ہے جب مصیبت میں بھی وہ اسی دل سے کہے‘‘۔(اصل بات یہ ہے کہ جب مشکلات آتی ہیں تب بھی اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر جو ہے وہ اسی دل اور شوق اور جذبے سے ہونا چاہئے جیسا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے ملنے پر ہوتا ہے۔)فرمایا ’’مامورین اور ان کی جماعت کو زلزلے آتے ہیں۔ہلاکت کا خوف ہوتا ہے۔طرح طرح کے خطرات پیش آتے ہیں کَذَّبُوْا کے یہی معنے ہیں۔دوسرے ان واقعات سے یہ فائدہ ہے کہ کچوں اور پکوں کا امتحان ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو کچے ہوتے ہیں ان کا قدم صرف آسودگی تک ہی ہوتا ہے۔جب مصائب آئیں تو وہ الگ ہو جاتے ہیں‘‘۔(یہ کمزور ایمان والے میں اور پکے میں امتحان ہے۔جب مشکلیں آتی ہیں تو پھر ان کے قدم رک جاتے ہیں۔لیکن جو مضبوط ایمان والے ہوتے ہیں وہ مشکلوں میں بھی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں۔)فرمایا کہ ’’میرے ساتھ یہی سنت اللہ ہے کہ جب تک ابتلا نہ ہو تو کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا۔خدا کا اپنے بندوں سے بڑا پیار یہی ہے کہ ان کو ابتلا میں ڈالے۔جیسے کہ وہ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔یعنی ہر ایک قسم کی مصیبت اور دکھ میں ان کا رجوع خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انعامات انہی کو ملتے ہیں جو استقامت اختیار کرتے ہیں۔خوشی کے ایام اگرچہ دیکھنے کو لذیذ ہوتے ہیں مگر انجام کچھ نہیں ہوتا۔رنگ رلیوں میں رہنے سے آخر خدا کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے‘‘۔(زیادہ آسائشوں میں اور رنگ رلیوں میں رہو تو اللہ تعالیٰ سے رشتہ ختم ہو جاتا ہے)۔’’خدا کی محبت یہی ہے کہ ابتلا میں ڈالتا ہے اور اس سے اپنے بندے کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے‘‘۔(اس ابتلا سے بندے کی جو عظمت ہے، بڑائی ہے، اس کے ایمان کی مضبوطی ہے وہ ظاہر ہوتی ہے)۔’’مثلاً کسریٰ اگر آنحضرت ﷺ کی گرفتاری کا حکم نہ دیتا تو یہ معجزہ کہ وہ اسی رات مارا گیا کیسے ظاہر ہوتا اور اگر مکّہ والے لوگ آپ کو نہ نکالتے تو فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (الفتح:02) کی آواز کیسے سنائی دیتی۔ ہر ایک معجزہ ابتلاء سے وابستہ ہے۔غفلت اور عیاشی کی زندگی کو خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ کامیابی پر کامیابی ہو تو تضرّع اور ابتہال کا رشتہ تو بالکل رہتا ہی نہیں ہے حالانکہ خدا تعالیٰ اسی کو پسند کرتا ہے۔اس لئے ضرور ہے کہ دردناک حالتیں پیدا ہوں‘‘۔(البدر جلد 3 نمبر 10 مورخہ 8/مارچ 1904ء بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 613-614)

پس اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا کہ وہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی جانیں دیتے ہیں ہمیشہ کی زندگی پاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو خوشخبریاں دیتا ہے۔

جو آیتیں مَیں نے تلاوت کی ہیں ان میں سے آخری آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کا پھر اعادہ فرمایا۔پھر اسی بات کو دوہرایا ہے کہ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمتیں ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کے وارث بن جائیں وہی لوگ حقیقی ہدایت یافتہ ہیں۔کیونکہ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔اس لئے برکتیں اور مغفرت ترجمہ ہوگا۔یعنی صبر اور دعا کا مظاہرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور مغفرتوں کے ایسے نظارے دیکھیں گے جو اُن کے روحانی مدارج بلند کرنے والے ہوں گے۔ صَلَوٰتٌ

مِّنْ رَّبِّهِمْ کہ اللہ تعالیٰ کوئی دعائیں نہیں دے رہا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مومنوں کو مغفرت اور رحمتیں پہنچ رہی ہیں۔ اور جب رحمتیں اور برکتیں پہنچ رہی ہوں تو ایسے لوگوں کے روحانی مدارج جو ہیں بلند ہوتے چلے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ان کے شامل حال رہے گی۔ ایسے لوگوں کے دنیاوی نقصانات بھی خدا تعالیٰ پورے فرما دیتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ جائزہ لے کر دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی بھی قسم کی قربانی پیش کرنے والے کسی احمدی کے ہاتھ میں مخالفین نے اپنی خواہش کے مطابق کبھی کشکول نہیں پکڑایا نہ پکڑا سکے۔ بلکہ کشکول انہی کے ہاتھ میں ہے جنہوں نے احمدیوں کو تکلیفیں پہنچائی ہیں اور آئین اور قانون کی اغراض کی خاطر احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی اس واضح تائید کے بعد بھی ان لوگوں کو سمجھ نہیں آتی اور یا سمجھنا نہیں چاہتے تو پھر کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ ہم تو دعا کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل اور سمجھ عطا فرمائے۔

پھر اسی آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت اور برکت کو حاصل کرنے والا ہو، وہی حقیقی ہدایت یافتہ ہے اور اس وجہ سے، ہدایت پانے کی وجہ سے پھر ہدایت میں ترقی کرتے چلے جانے والا ہے اور ایسے لوگ کیونکہ مشکلات اور مصائب میں صبر اور دعا سے کام بھی لے رہے ہوتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت بھی فرماتا چلا جاتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اس میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی لقاء کے نئے راستے انہیں دکھائے جاتے ہیں اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے ہر احمدی کو مشکلات سے بچائے۔ لیکن اگر الٰہی تقدیر کے مطابق کسی کو امتحان میں سے گزرنا ہی پڑ جائے تو اللہ تعالیٰ صبر اور دعا کے ساتھ اس سے گزرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے اور ہمیشہ ہماری راہنمائی بھی فرماتا رہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’جب مَیں آپ کی ان تکلیفوں کو دیکھتا ہوں اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی ان کریمانہ قدرتوں کو جن کو مَیں نے بذات خود آزمایا ہے اور جو میرے پر وارد ہو چکے ہیں تو مجھے بالکل اضطراب نہیں ہوتا۔ کیونکہ مَیں جانتا ہوں کہ خداوند کریم قادر مطلق ہے اور بڑے بڑے مصائب شدائد سے مخلصی بخشتا ہے۔ اور جس کی معرفت زیادہ کرنا چاہتا ہے ضرور اس پر مصائب نازل کرتا ہے تا اسے معلوم ہو جائے۔ کیونکہ وہ نومیدی سے امید پیدا کر سکتا ہے۔ غرض فی الحقیقت وہ نہایت ہی قادر و کریم و رحیم ہے‘‘۔ (مکتوبات جلد پنجم۔ نمبر 2 صفحہ 20-21۔ مکتوب نمبر 14 بنام حضرت خلیفہ اوّلؓ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 620)۔ (ان ابتلاؤں سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُور ہو گئے۔ اس ابتلاء میں بھی وہ کریم اور رحیم ہے)۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ’’گو کیسے عوارض شدیدہ ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل کی راہیں ہمیشہ کھلی ہیں۔ اس کی رحمت کا امیدوار رہنا چاہئے۔ ہاں اس وقتِ اضطراب میں توبہ و استغفار کی بہت ضرورت ہے۔ یہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جو شخص کسی بلا کے نزول کے وقت میں کسی ایسے عیب اور گناہ کو توبہ نصوح کے طور پر ترک کر دیتا ہے جس کا ایسی جلدی سے ترک کرنا ہرگز اس کے ارادہ میں نہ تھا۔ تو یہ عمل اس کے لئے کفارہ عظیم ہو جاتا ہے‘‘۔ (اگر کوئی بلا آئے کوئی مصیبتیں آئیں، کوئی امتحان آئیں تو اس وجہ سے اگر کوئی اپنی کسی برائی کو چھوڑتا ہے، کسی گناہ کو ترک کرتا ہے اور اس سے سبق حاصل کرتا ہے تو فرمایا کہ پھر اس کے لئے یہ ایک کفارہ عظیم بن جاتا ہے) ’’اور اس کے سینہ کے کھلنے کے ساتھ ہی اس بلا کی تاریکی کھل جاتی ہے اور روشنی امید کی پیدا ہو جاتی ہے‘‘۔ (مکتوبات جلد پنجم نمبر 2 صفحہ 84۔ مکتوب نمبر 61۔ بنام حضرت خلیفہ اوّلؓ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اول صفحہ 620)۔ اور جب ایسا ہوتا ہے تو جہاں انسان کا سینہ کھلتا ہے ان بلاؤں کی وجہ سے جو اندھیرا پھیلا ہوا ہے وہ بھی روشنی میں بدل جاتا ہے اور روشنی کی امید پیدا ہو جاتی ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے بتایا آجکل بھی جو حالات ہیں ان میں افراد جماعت کو دنیا میں ہر جگہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اپنی غلطیوں پر نظر رکھنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کا وصال حاصل کرنے کی کوشش کی ضرورت ہے۔ انفرادی کوششیں ہی ہیں جو جب ہر فرد جماعت کرتا ہے تو وہ جماعتی دھارے کی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور یہ اکٹھی ہو کر، جمع ہو کر جب آسمان کی طرف جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کو کھینچ کر لاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو اس روح کے ساتھ خاص دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ جس طرف حالات جا رہے ہیں لگتا ہے کہ احمدیوں کو پاکستان میں خاص طور پر ابھی مزید امتحانوں میں سے گزرنا پڑے گا۔ یہ سمجھتے ہیں کہ احمدی آسان ٹارگٹ ہیں اس لئے اس ذریعہ سے ہم جو ملک میں دوسری افراتفری ہے ختم کر کے توجہ صرف احمدیوں کی طرف پھیر دیں تو مسائل حل ہو جائیں گے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا ان بیوقوفوں کو نہیں پتہ کہ وہ احمدیوں کو نقصان نہیں پہنچا رہے بلکہ لاشعوری طور پر ان لوگوں کے ہاتھ میں کھلونا بن کر جو ملک کو توڑنا چاہتے ہیں ملک کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پس پاکستان کے لئے بھی بہت زیادہ دعا کی ضرورت ہے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

آج مَیں پھر ایک شہید کا جنازہ پڑھاؤں گا جنہیں گزشتہ دنوں شہید کیا گیا۔ ان کا نام محمد اعظم طاہر صاحب ہے۔ اوچ شریف کے رہنے والے ہیں، ان کے والد کا نام حکیم محمد افضل صاحب ہے۔ 26 ستمبر کو ان کو شہید کیا گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ اپنے بھائی کے گھر سے، ان کے کسی بچے کی شادی میں شامل ہو کر ساڑھے آٹھ بجے کے وقت اپنی بیٹی اور بچوں کے ہمراہ آ رہے تھے تو راستے میں ایک جگہ پر جہاں آبادی کم تھی دو افراد نے انہیں پستول دکھا کر روکا۔ بیٹی اور بچے زمین پر گر گئے اور موٹر سائیکل کا بیلنس نہیں رہا۔ یہ بچوں کو اٹھانے کے لئے جب آگے بڑھے ہیں تو پھر حملہ آور ان کے بہت زیادہ قریب آ گئے اور پستول ان کی کنپٹی پر رکھ دیا۔ انہوں نے کہا جو تم نے لینا ہے وہ لے لو اور جان چھوڑو۔ لیکن انہوں نے وہیں ان کی کنپٹی پر پستول رکھ کر فائر کیا اور وہ شہید ہو گئے۔ یہ طبّ کے پیشہ سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے حکمت پڑھی تھی اور اپنی آبادی میں جہاں یہ پریکٹس کرتے تھے کافی ہر دلعزیز تھے۔ موصی بھی تھے۔ 51 سال ان کی عمر تھی، بڑے خوش اخلاق ملنسار جماعت کے مخلص کارکن، اطاعت کرنے والے، مہمان نوازی کرنے والے، دعاؤں اور نمازوں کی بڑی پابندی کرنے والے۔ آجکل بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے جو یادگار ہیں۔ اسی طرح ان کے پانچ بھائی اور بہنیں ہیں اور ان کے ایک بھائی مربی سلسلہ بھی ہیں۔ والد بھی ان کے حیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ شہید کے بیوی بچوں اور والدین کو صبر اور دعا کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے پیارے اور ہمارے پیارے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہو رہے ہیں ان کی وجہ سے ہم میں سے ہر ایک کے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہوتی رہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھے۔

دو اور شہید بھی ہیں جو جماعتی وجہ سے تو نہیں لیکن دہشت گردی جو آج کل ملک میں عام ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے اور ملک کو دولخت کرنے کی طرف یہ لوگ جا رہے ہیں، پھاڑنے کی طرف یہ لوگ جا رہے ہیں۔ اس دہشت گردی کا شکار ہوئے ہیں۔ یہ دو شہید۔ ریاض احمد صاحب اور امتیاز احمد صاحب۔ دونوں بھائی تھے، پشاور میں پچھلے دنوں میں بنک کے قریب بم دھماکہ ہوا ہے یہ لوگ سڑک سے گزر رہے تھے تو اس کی زد میں آ گئے اور وہیں ان کی موقع پر ہی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ایک کی عمر 40 سال تھی، ان کی شادی ہوئی ہے اور ان کے دو بچے ہیں اور جو دوسرا بھائی تھا ابھی 20 سال کا تھا۔ ان کا بھی شہید کے جنازے کے ساتھ ابھی جمعہ کے بعد جنازہ پڑھاؤں گا۔

اسی طرح ایک جنازہ اور ہے جو یہاں یوکے، کے سابق نیشنل صدر اور امیر جماعت چوہدری انور کاہلوں صاحب کا ہے جن کی 27 ستمبر کو وفات ہوئی ہے۔ آپ لمبا عرصہ یہاں یوکے میں رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا نیشنل پریذیڈنٹ بھی رہے اور جماعت کے امیر بھی رہے۔ صدر قضاء بورڈ (یوکے) بھی رہے۔ پہلے یہ ڈھاکہ میں تھے لیکن اس سے پہلے کلکتہ میں تھے وہاں بھی امیر رہے ہیں۔ پھر ڈھاکہ میں امیر رہے ہیں۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کے ممبر بھی تھے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کے ساتھ ان کا خاص تعلق تھا۔ یہ ان کے سیکرٹری کے طور پر مختلف سفروں میں ان کے ساتھ جاتے رہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ جب 1984ء میں یہاں آئے ہیں تو اس وقت قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ پہ نظر ثانی کے لئے آپ نے جو ٹیم بنائی تھی اس میں ان کو بھی شامل کیا تھا۔ خلافت سے ان کا وفا کا تعلق تھا اور واقفین زندگی اور مبلغین کی بہت عزت و احترام کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی مغفرت کا سلوک فرمائے۔ رحمت کا سلوک فرمائے۔

ایک جنازہ اور ہے جو ہماری ایک عزیزہ منصورہ وہاب صاحبہ کا ہے۔ یہ مولوی عبدالوہاب آدم صاحب جوگھانین ہیں اور جامعہ احمدیہ ربوہ سے پڑھے ہوئے ہیں جو شروع کا Batch تھا۔ ابتدائی مبلغین میں سے ہیں جو افریقہ سے وہاں پڑھنے گئے تھے، ان کی بیٹی ہیں۔ عبدالوہاب صاحب آجکل گھانا کے امیر اور مشنری انچارج ہیں۔ یہ محمد بیدو صاحب کی اہلیہ تھیں۔ ان کو گردے کی تکلیف ہوئی۔ جس کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی تھیں۔ چند دن پہلے ان کے گردے کا ٹرانسپلانٹ کا انتظام بھی ہو گیا تھا۔ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہی تھی۔ 28 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کا جنازہ بھی ساتھ ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے اور ان کے والدین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

وقف جدید کی اہمیت و برکات

(دلاور خان قادیان دارالامان)

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی آخری مبارک تحریک ''وقف جدید'' تھی جس کا قیام ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کو ہوا۔

قرآن کریم میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے جس دور آخرین کا ذکر ہے وہ جماعت احمدیہ کا دور ہے۔ اس دور میں حضرت مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایمان کو ثریا سے زمین پر اتارا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور آپ علیہ السلام کے بعد خلفائے احمدیت نے اسلام پر ہو رہے ناپاک حملوں کا دفاع کیا نیز اس کے لئے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں وہ اسلام کی سچی اور خالص خدمت کا ثبوت ہے۔ جیسا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفاء کا جلالی دور تھا اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلفائے احمدیت کے جمالی دور کو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے دور سے تعبیر کیا جاتا ہے گویا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جلالی اور جمالی دونوں ادوار میں قیام خلافت کا وعدہ ہے۔ آج خلافت احمدیہ کے دور میں اسلام از سرنو اپنے عروج پر آرہا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی ۵۲ عظیم الشان علامات پیشگوئی مصلح موعود میں بیان ہیں۔ حقیقی معنوں میں غور کریں تو آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی غرض کو پورا کر دیا۔ پیشگوئی میں فرمایا..... ''وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا..... اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی.....''

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی ۵۲ سالہ خلافت کے دور میں اسلام کی جو خدمت کی ہے، کوئی تاریخ دان اسے نظر انداز نہیں کرسکتا کیونکہ اس کے بیان کئے بغیر تاریخ اسلام مکمل ہی نہیں ہوسکتی۔

وقف جدید کی بابرکت تحریک کے ذریعہ پاکستان اور ہندوستان اور بعد میں بنگلہ دیش میں معلمین کرام نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں چونکہ یہ تحریک شروع میں پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے لئے تھی اور زیادہ تر انہی ملکوں کے احمدی اس میں حصہ لیتے تھے پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی قیادت میں اسی طرح واقفین زندگی معلمین تھے وہ بھی انہی میں سے تھے ۱۹۸۵ء میں اس تحریک نے عالمگیر حیثیت حاصل کر لی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۰۴ جنوری ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن UK میں فرماتے ہیں کہ..... ''۱۹۸۵ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دلائی کہ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے احمدیوں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے دنیا میں پھیلانے میں مالی جانی اور وقت کی قربانی دی ہے۔ وہ لوگ قربانیاں دیتے رہتے ہیں۔ اب باہر کی جماعتیں خاص طور پر جو یورپ اور امریکہ کی جماعتیں ہیں، اُن کو اس احسان کو یاد کرتے ہوئے تبلیغی اور تربیتی پروگراموں میں ان کی مدد کرنی چاہئے۔ اور خاص طور پر ہندوستان کی جماعتوں کی کیونکہ وہاں تعداد تھوڑی ہے اور اکثریت غریبوں کی ہے۔ گو بعد میں ہندوستان میں نئی بیعتوں کی وجہ سے تعداد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ لیکن وہاں بھی اکثریت غریب لوگوں کی ہے جن کا چندہ وہاں کے جو اخراجات ہیں اس کے مقابلے پر بہت کم ہے۔ بہرحال وقف جدید کے چندہ کی تحریک کو ۱۹۸۵ء سے تمام دنیا پر لاگو کر دیا گیا۔ یورپ اور امریکن ممالک کا چندہ وقف جدید زیادہ تر ہندوستان اور افریکن ممالک کے جو تبلیغی اور تربیتی پروگرام ہیں ان پر خرچ ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک تمام دنیا میں جاری ہے۔ تمام دنیا کے احمدی اس میں حصہ لیتے ہیں اور احمدی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اپنی توفیق کے مطابق جیسا کہ میں نے کہا اس کی جو مالی ضرورت ہے اس کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں''

'' مجھے خیال آیا کہ وقف جدید کی یہ تحریک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی وہ آخری تحریک ہے جس میں تبلیغی، تربیتی اور مالی قربانیوں کا پروگرام دیا گیا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا یہ بھی ۵۰ سال پورے کر کے اپنے ۵۱ ویں سال میں داخل ہو رہی ہے اور یہ خلافت کی پہلی صدی کی وہ خاص تحریک ہے جس کا سال کے آخر پر مختصر رپورٹ پیش کر کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے۔ وقف جدید، تحریک جدید کا تو اعلان کیا جاتا ہے لیکن اور بھی تحریکات ہیں ان کا اس طرح باقاعدہ سال کے سال اعلان نہیں ہوتا اور یہ تحریک خلافت کی پہلی صدی کی وہ آخری تحریک ہے جس کا میں آج اعلان کر رہا ہوں یعنی خلافت کی پہلی صدی کے آخری سال کا اختتام بھی اس الٰہی تحریک کے اعلان سے ہو رہا ہے اس لحاظ سے بھی وقف جدید کی ایک اہمیت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ۱۳، ۱۴ سال پہلے وقف جدید کا اعلان کرتے ہوئے ہمارے ایک ماریشین واقف زندگی جہانگیر صاحب کی خواب کا ذکر کیا تھا۔ انہوں نے دیکھا تھا کہ جماعت ایک میز کی شکل میں ہے جس کے چار پائے ہیں۔ جس میں سے میز کا ایک پایہ یا ٹانگ جو ہے وہ بڑھنی شروع ہوتی ہے اور یہ وقف جدید کا پایہ ہے جس سے توازن خراب ہوتا ہے تو میز کی تحریک جدید کی جو ٹانگ ہے یا جو پایہ ہے وہ بھی بڑھنا شروع کرتا ہے تا کہ بیلنس قائم رکھے لیکن وہ وقف جدید کے پائے کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ وہ بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے تو پھر اس پائے کو زبان ملتی ہے اور وہ وقف جدید کے پائے کو کہتا ہے کہ اپنی رفتار کم کرو تا کہ میں بھی تمہارے ساتھ مل جاؤں۔ اس پر وقف جدید کا پایہ یہ کہتا ہے کہ میں مجبور ہوں اپنی رفتار کم نہیں کرسکتا۔ کیونکہ میں نے بڑھنا ہی اس رفتار سے ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں بتایا تھا کہ ایک تو مالی قربانی کی رفتار ہے۔ دوسرے یہ تعبیر کی تھی اور دعا کی تھی کہ یہ تعبیر سچ ہو کہ وقف جدید کے تحت جو تینوں ممالک خاص کام کر رہے ہیں ان میں انقلابی تبدیلی پیدا ہو اور جماعت تیزی سے ترقی کرے۔ ان تمام باتوں کی اہمیت کے پیش نظر میں بھی ان جماعتوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ حالات میں جس تیزی سے تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔ یہ ملک اپنے تبلیغ اور تربیت کے کام کو بھی خاص طور پر سمجھیں اور کوشش کر کے اس رفتار کو تیز کرنے کی کوشش کریں اور جب اللہ تعالیٰ کی تائید اور دعا بھی ساتھ ہو تو کوئی نہیں جو اس رفتار ترقی کو روک سکے۔ اس نے بڑھنا ہی ہے۔ پس آگے بڑھیں اور جہاں مالی قربانیوں میں مثالیں قائم کر رہے ہیں وہاں دیہاتوں میں تبلیغی اور تربیتی کام کو بھی تیز کر دیں۔ تینوں ملکوں میں بھی اور افریقہ میں بھی وقف جدید کے تحت خاص منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ اللہ کرے جو تعبیر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمائی تھی اسکو آج ہم تیزی سے پورا ہوتے دیکھیں۔ اس کے لئے مالی قربانی بھی ایک اہم حصہ ہے۔ کیونکہ مالی ضروریات بھی بڑھیں گی جب کام میں تیزی پیدا ہوگی۔ پس تمام ممالک اس میں مدد کریں۔ بچوں کی تربیت کیلئے جیسا کہ میں نے کہا تھا بچوں کو بھی بطور خاص توجہ دلائیں۔ ان کو بھی احساس ہو کہ یہ سب انقلاب اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر سے آرہا ہے۔ اس میں ہمارا بھی حصہ ہے۔ اس طرح گذشتہ دس سال میں جتنے احمدی ہوئے ہیں، جو بیعتیں ہوئی ہیں انہیں بھی بطور خاص وقف جدید میں شامل کریں۔ میں نے نومبائعین سے رابطے بحال کرنے کیلئے کہا ہوا ہے۔ بہت سارے رابطے ضائع ہوگئے۔ اس پر بعض ملکوں میں بہت اچھا کام ہو رہا ہے ان رابطوں کی بحالی کیلئے بھی مالی قربانی کی ضرورت ہے اور جب رابطے بحال ہوتے ہیں تو ان کو بھی مالی قربانی کی عادت ڈالیں۔ اور ان کو اس کیلئے وقف جدید میں شامل کریں۔ اگر غریب بھی ہیں تو چاہے ٹوکن کے طور پر معمولی چندہ دیں لیکن مالی قربانی میں شامل ہونا چاہئے۔ مالی قربانی کی عادت پڑے گی تو پھر یہ تقویٰ کی ترقی کا باعث بھی بنے گی۔ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ میں بڑھنے والوں کیلئے عبادات کے ساتھ قربانی کا بھی ذکر فرمایا ہے جس میں مالی قربانی بھی شامل ہے۔ پس مالی قربانی بھی دلوں کی پاکیزگی اور تقویٰ میں بڑھنے کیلئے ضروری چیز ہے۔

پس دُعاؤں اور قربانیوں سے تقویٰ میں بڑھیں اور خلافت کی نئی صدی کا استقبال کریں اور اس میں داخل ہوں۔ ان قربانیوں کی عادت جو پڑے گی، یہ جاگ جو بچوں میں اور نئے آنے والوں میں لگے گی، قربانیوں کا احساس اور تقویٰ میں بڑھنے کا احساس جو تمام احمدیوں میں پیدا ہوگا یہ جہاں آئندہ انقلاب میں سب کو حصہ دار بناتے ہوئے خوشخبریاں دے گا اور ترقیات دکھائے گا انشاء اللہ، وہاں فوج در فوج آنے والوں کو بھی قربانیوں کی اہمیت دلاتے ہوئے مالی قربانیوں میں شامل ہونے کی ترغیب دلائے گا اور یوں جب خالصتاً للہ ان عبادتوں اور قربانیوں کے اعلیٰ معیار کے حصول کی کوشش ہو رہی ہوگی تو یہی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام کا باعث بنے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والی ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو تمام دنیا میں گاڑنے کا باعث بن رہی ہوگی۔ پس اس جذبے سے اپنے بھی جائزے لیں اور بچوں اور نومبائعین کو بھی خاص طور پر وقف جدید میں شامل کرنے کی کوشش کریں تا کہ ان مقاصد کا حصول کر کے جن کا میں نے ذکر کیا ہے ہم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔''

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۹ جنوری ۲۰۰۹ء کو بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن لندن خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

حضور انور نے فرمایا کہ وقف جدید کے مالی نظام کے نئے سال کا آغاز ہوگیا ہے۔ انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت اور برکات کے حوالے سے قرآن کریم کی رو سے بیان فرمایا کہ یقیناً صدقہ دینے والے مرد اور عورتیں اور

وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کیا تو ان کا مال ان کیلئے بڑھایا جائے گا اور انہیں عزت والا بدلا دیا جائے گا۔ پس مالی قربانی چاہے وہ کسی رنگ میں بھی ہو خدا تعالیٰ اس کی قدر کرتا ہے بشرطیکہ وہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کیلئے ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج اسلام کی تعلیم کے مطابق حقیقی رنگ میں من حیث الجماعت صرف جماعت احمدیہ ہی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کیلئے مال خرچ کرتی اور قربانیاں دیتی ہے۔ فرمایا کہ بدعات اور رسومات پر دنیا دار لوگ بے انتہا خرچ کرتے ہیں اگر ہم بھی دوسروں کے دیکھا دیکھی اپنے ماحول کے پیچھے چلتے رہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے مقصد کو بھول گئے تو پھر دنیا کی لہو ولعب کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوگا اور پھر اجر کریم کے بھی حقدار نہیں ٹھہریں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ایمان کی مضبوطی اور اعمال پر قائم رہنے کیلئے یہ بھی دعا کرتے رہیں کہ ایمان اور ہدایت کے بعد اے اللہ تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا، کبھی ہمیں یہ خیال نہ آئے کہ جماعت کے متفرق چندے ہمارے اوپر ایک بوجھ ہیں بلکہ ہمیشہ یہ سوچ رہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس زمانے میں ہمیں اللہ تعالیٰ اپنے دین کی خاطر قربانیوں کی توفیق دے رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ چندے دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔ نومبائعین کو پوری طرح نظام میں شامل کر کے انہیں مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائیں۔ اسی طرح بچوں کو بھی زیادہ سے زیادہ کوشش کر کے مالی نظام میں ضرور شامل کرنا چاہئے.....''

(اس خطبہ کے ذریعہ حضور انور نے وقف جدید کے ۵۲ ویں سال کا اعلان فرمایا)

(ماخوذ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳ جنوری ۲۰۰۹ء)

بانی تحریک وقف جدید حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہد خلافت کے باون سال کامیابی سے گزارے۔ اب اس مبارک تحریک جدید کے بھی ۵۲ سال کامیابی سے گذر چکے ہیں اور ہم سب اس کے گواہ ہیں۔

اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کے ۵۳ ویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضور انور کے ذریں ارشادات کے مطابق ہمیں بڑھ چڑھ کر اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کی توفیق دے اور کماحقہ فاستبقوا الخیرات کی روح ہم سب میں پیدا فرمائے۔ آمین۔

درحقیقت بانی تحریک وقف جدید اور تحریک جدید نے اسلام کی خاطر ہر قربانی کیلئے اپنی جماعت کے افراد کی تربیت کی اور ایک فاتح اور کامیاب جرنیل کی طرح اپنی فوج کے مجاہدین خواہ وہ تحریک جدید یا وقف جدید کے چندہ دہندگان ہوں یا جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہوں اُنہیں کامیاب ٹریننگ بھی دی جس کے نتیجہ میں ہر طرف سے جو اسلام پر ناپاک حملے ہوئے اُس کا دفاع ہوا اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی سچی تصویر نے ایک عالمگیر حیثیت حاصل کر لی جس کے نتیجہ میں ۱۹۵ ممالک میں فرزندان احمدیت موجود ہیں۔ جیسے جیسے مخالفین اسلام و احمدیت کو اس کا علم ہوا تو نیک فطرت نے قبول حق کیا اور ضد اور تعصب والے تو اپنے حسد اور جلن کی آگ میں جل رہے ہیں۔

پس ہم احمدی افراد خوش قسمت ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تائیدی حکم کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہیں اور پھر خلفائے احمدیت نے اپنے اپنے دور میں ہمیں جب بھی کسی دینی مہم کیلئے بلایا تو سب نے یک لخت لبیک کہا اور آج ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دور میں جماعت احمدیہ مسلمہ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور کے بابرکت دور خلافت میں اسلام اور احمدیت کا شاندار غلبہ ہمیں دکھلائے آمین۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

''جن لوگوں نے میری بیعت کر لی ہے، میں انہیں تاکید کرتا ہوں کہ وہ ہر قسم کا چندہ میری معرفت دیں۔ یہ تجویز میں ایک رؤیا کی بناء پر کرتا ہوں جو ۸ مارچ ۱۹۰۷ء کی ہے۔ حضرت مسیح موعود کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ انکی اپنی کاپی الہامات میں درج ہے اس کے آگے پیچھے حضرت صاحب کے اپنے الہامات درج ہیں اور اب بھی وہ کاپی موجود ہے یہ ایک لمبی خواب ہے اس میں میں نے دیکھا کہ'' ایک پارسل میرے نام آیا ہے محمد چراغ کی طرف سے آیا ہے اس پر لکھا ہے محمود احمد۔ پرمیشر اس کا بھلا کرے خیر اس کو کھولا تو وہ روپیوں کا بھرا ہوا صندوقچہ ہو گیا۔ کہنے والا کہتا ہے کہ کچھ تم خود رکھ لو کچھ حضرت صاحب کو دے دو'' پھر حضرت صاحب کہتے ہیں کہ محمود کہتا ہے کہ'' کشفی رنگ میں آپ مجھے دکھائے گئے اور چراغ کے معنے سورج سمجھائے گئے اور محمد چراغ کا مطلب ہوا کہ محمد ﷺ جو کہ سورج ہے اس کی طرف سے آیا ہے''۔

غرض یہ ایک سات سال کی رؤیا ہے۔ حضرت صاحب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی وقت صدر انجمن احمدیہ کو روپیہ میری معرفت ملے گا ہمیں جو کچھ ملتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہی ملتا ہے۔ پس جو روپیہ آتا ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی بھیجتے ہیں۔ حضرت صاحب کو دینے سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ اشاعت سلسلہ میں خرچ کیا جائے۔ قرآن شریف کی ایسی آیات کے صحابہؓ نے یہی معنے کئے ہیں۔ یہ ایک سچی خواب ہے ورنہ کیا چھ سال پہلے میں نے ان واقعات کو اپنی طرف سے بنا لیا تھا اور خدا تعالیٰ نے اسے پورا بھی کر دیا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔''

(از کتاب منصب خلافت صفحہ ۵۵ تا ۵۶)

الحمد للہ یہ رؤیا آج نہایت شان کے ساتھ من وعن پوری ہو رہی ہے اور ہم سب اس کے گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے جماعت کو مالی لحاظ سے ہر لحہ مضبوط کر رہا ہے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک نشانی ہے کہ آپ کے ذریعہ ایسا بیت المال کا نظام قائم ہوا جو آپ کے قائم مقام خلیفہ وقت کی نگرانی میں نہایت خوبی کے ساتھ دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ تبلیغ اسلام اور انسانیت کی خدمت کے لئے مالی قربانیاں کی جا رہی ہیں۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔

ان تحریکات میں بھی خلیفہ وقت کی نگرانی اور خصوصی طور پر آپ کی دعاؤں کی برکت سے ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ بھی احمدیت کی صداقت اور خلیفہ وقت کی قبولیت دُعا کا ایک زندہ نشان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ ہمیشہ جماعت کا ہر قدم خلافت کے زیر سایہ رہنے کی وجہ سے ترقی کی طرف رہتا ہے پس جب تک ہم خلافت کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں گے تو انشاء اللہ ہمارا ہر قدم ترقی کی طرف رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں کماحقہ مالی قربانی کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

☆☆☆

اکیسویں مجلس شوریٰ بھارت کے متعلق

جملہ امراء و صدر صاحبان کی خدمت میں ضروری گزارش

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 21 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے انشاء اللہ 20,21 فروری 2010ء بروز ہفتہ اتوار کو منعقد ہوگی۔ امراء کرام وصدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ مجلس مشاورت کی اہمیت کے پیش نظر اس میں ضرور شرکت کریں اور:-

(1) اس مجلس شوریٰ میں شرکت کرنے والے نمائندگان کے نام 20 جنوری 2010ء تک سیکریٹری مجلس شوریٰ کو بھجوا دیں۔ اگر تو وہی نمائندگان آ رہے ہوں جو دسمبر 09ء والی شوریٰ کے لئے منتخب کئے گئے تھے تو پھر نئے انتخاب کی ضرورت نہیں۔ بصورت دیگر انتخاب کروانا ہوگا۔ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں اور حسب قواعد ہو۔ محض امیر / صدر کی نامزدگی پر کسی کو نمائندہ بنایا جانا درست نہیں۔ (2) جماعتیں اگر کوئی تجویز مجلس شوریٰ میں غور کرنے کے لئے بھجوانا چاہیں تو باقاعدہ مجلس عاملہ اور جماعت میں پیش کرنے کے بعد تجاویز بذریعہ فیکس بھجوائی جائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد و سیکریٹری مجلس مشاورت بھارت قادیان)

ضروری اعلان بابت جماعتی تقاریب

جملہ مبغلین و معلمین کرام / وصدر صاحبان و امراء کرام کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ ہائے جماعت احمدیہ و جماعتی تقاریب مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق اپنی اپنی جماعت میں منعقد کرنے کا اہتمام کریں اور کوشش کریں کہ ان تقاریب میں زیادہ سے زیادہ احباب جماعت شرکت کریں اور موقعہ کی مناسبت سے اس دن منعقد ہونے والی تقریب کے پس منظر پر روشنی ڈالی جائے تا کہ جماعت میں نئے شامل ہونے والے افراد اور اطفال و خدام کو اس کے متعلق بھرپور علم ہو جائے۔ بعد منعقد تقریب رپورٹ دفتر ہذا کو بھجوائیں۔

تفصیل تقاریب :☆..... 20 فروری جلسہ یوم مصلح موعودؓ۔

☆.....27 فروری جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ (ہر تین ماہ میں ایک جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہونا چاہیئے)

☆.....23 مارچ جلسہ یوم مسیح موعودؑ۔

☆.....27 مئی جلسہ یوم خلافت۔

☆.....1 جولائی تا 7 جولائی ہفتہ قرآن مجید۔ اس کے علاوہ تربیتی جلسہ جات بھی منعقد کریں۔

☆.....20 فروری (یوم مصلح موعودؓ) کے اجلاس کی ابھی سے تیاری کریں۔ بالخصوص نئی جماعتوں میں مندرجہ بالا تقاریب کا اہتمام ضرور کریں، اور ذیلی تنظیمات کو بھی اس میں شامل کریں جزاکم اللہ۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں

کوڈیتھور (کیرلہ) میں ایک شاندار مسجد کا افتتاح اور کانفرنس کا انعقاد

کوڑیتھور میں مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۸۹ میں جماعت احمدیہ اور انجمن اشاعت اسلام جو جماعت اسلامی، اہل حدیث۔ اہل سنت والجماعت پر مشتمل ایک جماعت جو خالصۃً جماعت احمدیہ کی مخالفت میں قائم شدہ تھی کے مابین ایک مباہلہ ہوا۔ اس مباہلہ کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے کیرلہ میں جماعت احمدیہ کو روز افزوں ترقی حاصل ہوتی رہی۔ اور اس کے مخالفوں کے اندر پھوٹ اور تفرقہ بڑھ کر جوتیوں میں دال بٹنے لگی۔ اس حقیقت پر پردہ ڈالنے کیلئے حال ہی میں نام نہاد انجمن اشاعت اسلام کے ایک رُکن کی طرف سے جماعت اسلامی کے کارنامہ پر ماہ نامہ پرھودنم میں جھوٹ اور کذب بیانی پر مشتمل ایک مضمون شائع ہوا کہ مباہلہ کے بعد ایک بھی بیعت نہیں ہوئی نہ صرف یہ بلکہ ۲۵ کے قریب سرکردہ لوگوں نے جماعت احمدیہ کو خیر باد کہا۔

اس کذب بیانی کی حقیقت بتانے کیلئے کوڑیتھور میں ایک جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا۔ اس اثناء میں جماعت احمدیہ کوڑیتھور میں تعمیر شدہ مسجد کی توسیع کی گئی اور پرانی مسجد کی جگہ نہایت خوبصورت اور شاندار مسجد تعمیر ہوئی۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ مسجد کے افتتاح کے ساتھ ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں اُن تمام احباب کو جمع کیا جائے جنہوں نے مباہلہ کے بعد بیعت کی تھی۔ اس مسجد اور کانفرنس کے افتتاح کے لئے مرکز کی طرف سے محترم مولانا محمد عمر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد برائے تعلیم القرآن وقف عارضی تشریف لائے۔

مورخہ ۱۵ نومبر صبح ساڑھے نو بجے محترم ایڈیشنل ناظر صاحب نے مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس بابرکت تقریب میں شمولیت کیلئے کیرلہ کے طول وعرض سے پچاس جماعتوں کے ایک ہزار سے زائد احباب ومستورات نے شرکت کی۔ بعض دور دراز جماعتوں سے سپیشل بسوں اور ٹرینوں میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

کانفرنس:۔ افتتاحی تقریب کے بعد مسجد کے قریب ہی بنائے گئے وسیع وعریض ہال میں زیر صدارت محترم کے احمد کویا صاحب زونل امیر کالیکٹ زون کانفرنس کا آغاز ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد صدر اجلاس نے ایک مسجد کے افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر کا اقتباس سنایا۔ اس کے بعد کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے محترم مولانا محمد عمر صاحب نے مباہلہ کے بعد کیرلہ میں ہوئی جماعت احمدیہ کی نہایت کامیاب سرگرمیوں اور اس کے شاندار نتائج کے بارے میں ذکر کیا اور بتایا کہ مباہلہ سے پہلے کیرلہ میں صرف ۲۴ مسجدیں تھیں، مباہلہ کے بعد اب تک بہت سی مسجدوں کی توسیع کی گئی اور نہایت خوبصورت اور جاذب نظر مساجد میں تبدیل کی گئیں۔ اس کے علاوہ ۲۵ مسجد میں نئی تعمیر کی گئیں۔ ان میں اکثر مسجدیں لوکل جماعتوں کی مالی قربانیوں سے تعمیر شدہ ہیں۔ علاوہ ازیں چار عدد سیکنڈری سکول نہایت شاندار رنگ میں چلائے جارہے ہیں۔

اس کے بعد مکرم ایم اے محمد صاحب چیئرمین فضل عمر ایجوکیشنل ٹرسٹ۔ شری جو رج ایم تھامس MLA، مکرم ایم اے ناصر صدر پنچایت کمیٹی کوڈیتھور، مکرم بی بی احمد کبیر صاحب زونل امیر ایرناکلم، مکرم اے احمد شریف صاحب زونل امیر ترونڈر پورم نے مختصر تقریر کی۔ بعدہٗ مکرم ایچ سی محمد صاحب صدر جماعت کوڑیتھور نے شکریہ ادا کیا۔

اس کانفرنس کی دوسری نشست ۱۲ بجے مکرم یو منصور احمد صاحب زونل امیر کنور کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔

دوسری نشست: تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی ناصر احمد صاحب، مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب، مکرم مولوی غلام احمد اسماعیل صاحب نے علی الترتیب ہستی باری تعالیٰ۔ سیرت النبی صلعم اور موجودہ اسلامی دنیا اور ایک قابل تقلید امام کی ضرورت پر تقریر کی۔ اس کے بعد نماز ظہر وعصر اور تناول طعام کیلئے وقفہ دیا گیا۔

تیسری نشست: اس کانفرنس کی تیسری نشست زیر صدارت مکرم پی محمد علی صاحب، ماسٹر منعقد ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم عبداللہ ماسٹر صاحب مکرم پروفیسر محمود احمد صاحب صدر پبلیکیشن کمیٹی کیرلہ، مکرم اے ایم احمد سلیم صاحب ایڈیٹر ستیہ دوتن نے علی الترتیب مذہبی رواداری کیلئے جماعت احمدیہ کی پیشکش، قومی یکجہتی اسلامی نظریہ میں، مذہبی آزادی اور کیرلہ کی آبادی کے موضوعات پر تقریریں کیں۔ آخر میں مکرم مولانا محمد اُنی صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ میں سے جو حضور اقدس علیہ السلام نے نعت رسول مقبول صلعم کی مدح میں فرمائے تھے نہایت خوش الحانی سے سنا کر احباب کو محظوظ فرمایا۔

اس موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے شرائط بیعت کے موضوع پر فرمودہ خطبات پر مشتمل کتاب کے ملیالم ترجمہ کی رسم اجرائی محترم مولانا محمد عمر صاحب، مکرم کے ایم احمد کویا صاحب دے کر کی گئی۔ اس کا ترجمہ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب نے کیا ہے۔

اس کے بعد اختتامی اجلاس مکرم احمد کویا صاحب زونل امیر کیرلہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر میں محترم مولانا محمد عمر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے مباہلہ کے بعد عالمگیر سطح پر جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی عظیم الشان ترقیات کا ذکر فرمایا۔ اس وقت کے صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق کی ہلاکت کو اس مباہلہ کے شاندار نتیجہ کے طور پر تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اس کے بعد عالمگیر سطح پر جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی ترقیات کے بارے میں تفصیل بیان کی۔ اس مباہلہ کے بعد حضرت مسیح موعود کا الہام بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈھیں گے کے اظہار کے طور پر افریقہ کے 125 بادشاہوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔

ایک اور الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کا ظہور مختلف طریقوں پر ہوا تھا۔ سب سے بڑھ کر مباہلہ کے بعد MTA کے ذریعہ احمدیت کی آواز دنیا کے کناروں تک پہنچنے بارے میں ذکر کیا۔ دنیا کی ۱۵۶ زبانوں میں اکناف عالم میں لٹریچر کے پھیلاؤ۔ گیارہ ممالک میں ۵۱۰ تعلیمی مراکز کا قیام۔ افریقہ کے ۱۲ ممالک میں قائم شدہ طبی مراکز۔ بیوت الحمد۔ Fazle umar research institute, Humanity first, Tahir hart institute, وغیرہ کا قیام اور قادیان کے علاوہ یوکے کینیڈا۔ غانا، انڈونیشیا۔ کینیا، نائجیریا، تنزانیہ وغیرہ ممالک میں قائم شدہ جامعہ احمدیہ مشنری کالج کا تفصیل سے ذکر کیا۔ نیز ۱۹۸۴ میں پاکستان میں ۱۱۰ احمدی مساجد کو ضیاء الحق کے زمانہ میں شہید کیا گیا تھا اُس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنی جماعت کو ارشاد فرمایا تھا کہ اس کا شیریں انتقام زیادہ سے زیادہ مساجد تعمیر کر کے کیا جائے۔ چنانچہ مباہلہ کے بعد خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو ۱۵۸۷۷ مسجدیں تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یاد رہے کہ اس تعداد میں بہت ساری مساجد جماعت احمدیہ کو بلاعوض حاصل ہوئی تھیں۔

قرآن مجید کا ۶۹ عالمی زبانوں میں ترجمہ کر کے شائع کرنے کی جماعت کو توفیق ملی۔ ۱۹۸۹ء تک جس سال مباہلہ ہوا تھا دنیا میں ۵۷ ممالک میں ہی احمدیت قائم ہوئی تھی لیکن اس وقت ۱۹۵ ممالک میں احمدیت نے اپنا جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔ گویا کہ مباہلہ کے بعد ۱۳۸ ممالک میں جماعتیں قائم ہوئیں۔

اس طرح مولانا صاحب موصوف نے عالمگیر سطح پر جماعت احمدیہ کو مباہلہ کے بعد جو فتوحات اور ترقیات حاصل ہوئی تھیں اس کا ذکر فرمایا۔ آخر میں آپ نے **الفضل ماشھدت بہ الاعداء** کے مطابق جماعت احمدیہ کو حاصل ہوئی تائیدات کا بھی ذکر پر مشتمل کراچی سے شائع ہونے والے اخبار ''دفاع'' اگست ۱۹۷۷ کا اقتباس پڑھ کر سنایا جس میں اخبار لکھتا ہے:۔

قادیانیوں کی روز افزوں ترقی، لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کا قادیانی مذہب میں داخل ہونا، دنیا کا قادیانیت کی طرف بڑھتا ہوا میلان بظاہر اس بات کی علامت ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی طرف کھڑا ہے۔ کیونکہ ہر آنکھ دیکھ سکتی ہے کہ ساری اُمت ایک طرف ایک چھوٹی سی جماعت ایک طرف، تیل کی دولت، حکومت کا ساتھ، سمواد، عظیم ہونے کا دعویٰ۔ نتیجہ.....؟ صفر۔ یہ سماں دن بدن اخلاقی روحانی مالی اور دینی انحطاط کا شکار۔ آخر کیوں؟

اگر ہم نے سنجیدگی کے ساتھ اس مسئلہ پر غور اور عمل نہ کیا۔ جس رفتار سے قادیانیت کا سیلاب بڑھ رہا ہے اس کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ آئندہ چند سالوں میں یہ ساری دنیا کے ساتھ پاکستان کو بھی بہالے گا۔

اس اختتامی اجلاس کی آخری تقریر خاکسار بی اے محمد سلیم کی ہوئی۔ خاکسار نے تفصیل سے مباہلہ کے بعد کیرلہ میں جماعت کو حاصل ہوئی ترقیات اور فتوحات کا ذکر کیا۔ خاص کر کوڈھنگلور میں جہاں سب سے پہلے ہندوستان میں مسلمانوں کی مسجد تعمیر ہوئی تھی وہاں جماعت کے قیام کو مباہلہ کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے بتایا کہ وہاں بفضلہٖ تعالیٰ ایک شاندار مسجد تعمیر ہے۔ خاکسار نے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بھی احمدیت قبول کر کے زندگی وقف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے بعد آندھرا میں ۱۲ سال خدمت سلسلہ کی توفیق ملی جس کے نتیجہ میں وہاں ۵۴ جماعتیں قائم ہوئیں۔

آخر میں صدر اجلاس کی مختصر تقریر اور مکرم مولانا صاحب کی اجتماعی دعا کے بعد یہ نہایت شاندار کانفرنس کامیابی سے اختتام پذیر ہوئی۔ جلسہ کے دوران موسلا دھار بارش بجلی کڑک وغیرہ ہوتی رہی۔ لیکن اوّل تا آخر پنڈال لوگوں سے بھرا رہا۔ اسی خدشہ کے پیش نظر پنڈال Water Proof بنایا گیا تھا۔ اور سب نے تمام تقریریں بغور سماعت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس احمدیہ مسجد اور کانفرنس کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنادے مہمانان کرام کے قیام وطعام کا بہترین انتظام مقامی جماعت کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اور صوبہ کے کثیر الاشاعت اخبارات میں دوسرے دن اس کی خبریں مع تصاویر شائع ہوئیں۔ (بی اے محمد سلیم معلم سلسلہ کالیکٹ)

مضامین، رپورٹیں اور اخبار بدر سے متعلق اپنی قیمتی آراء اس ای میل پر بھجوائیں

badrqadian@rediffmail.com

M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
AEM
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

پنجاب کی دو تقاریب میں جماعتی وفود کی شمولیت

☆.....لدھیانہ شہر کے مقام بدووال میں بھائی کنہیا سوسائٹی کی طرف سے مورخہ ۲۵ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو ایک پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں مذکورہ سوسائٹی کی طرف سے ۶۷۲ غریب بچوں کی شادیاں کروائی گئیں۔ اس ٹرسٹ کے چیئرمین سنت بابا جسپال سنگھ جی کی طرف سے اس موقع پر جہاں مختلف سیاسی اور مذہبی تنظیموں کے لیڈر صاحبان کو دعوت دی گئی تھی وہاں جماعت احمدیہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ جماعت کی طرف سے مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد و نائب امیر جماعت احمدیہ قادیان کی قیادت میں ایک وفد جس میں محترم مولوی نسیم احمد صاحب طاہر سرکل انچارج لدھیانہ اور خاکسار تھے، شامل ہوئے اس کے علاوہ لدھیانہ و قادیان سے کئی افراد اور معلمین کرام بھی شامل ہوئے۔ پروگرام کے مطابق بچوں کی شادیوں کے بعد آئے ہوئے معزز مہمانوں کی تقاریر رکھی گئی تھیں۔ جس میں جماعتی نمائندہ مکرم گیانی تنویر احمد صاحب خادم کو بھی تقریر کا موقع ملا۔ اس موقع پر اسلام اور احمدیت کی امن بخش تعلیم کو مختلف مذاہب کے حوالوں سے احسن رنگ میں پیش کیا۔ تقاریر اور جملہ پروگرام کئی چینلز میں نشر ہونے کے علاوہ لدھیانہ سے شہر میں کیبل کے ذریعہ Live دکھایا گیا اس طرح خدا کے فضل سے کئی لاکھ افراد تک اسلام واحمدیت کا پیغام پہنچا۔ محترم سنت صاحب جماعتی نمائندہ کی تقریر سے کافی متاثر ہوئے اور چند روز بعد قادیان زیارت کیلئے بھی تشریف لائے۔

☆.....اسی طرح ماہ نومبر میں ڈیرا بابا نانک میں سنت سماج کی طرف سے ایک جلسہ کا انعقاد کیا گیا جس میں پنجاب بھر کے تمام مذاہب کے مذہبی لیڈر صاحبان کے علاوہ سیاسی لیڈر صاحبان بھی شامل ہوئے۔ جماعت کو بھی اس پروگرام میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی۔ جماعت کی طرف سے محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد و نائب امیر جماعت احمدیہ قادیان، محترم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین اور محترم چوہدری محمد اکرم صاحب گجراتی پر مشتمل ایک وفد اس پروگرام میں شامل ہوا۔ اس پروگرام میں بھی جماعتی نمائندہ محترم گیانی تنویر احمد صاحب خادم کو تقریر کا موقع ملا۔ ٹی وی اور اخبارات کے کئی نمائندگان نے اس پروگرام کی کوریج کی۔ اس طرح یہاں بھی اسلام واحمدیت کا پیغام ہزاروں افراد تک پہنچانے کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام واحمدیت کی امن بخش تعلیم پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(دلاور خان قادیان)

گجرات میں تبلیغی وتربیتی مساعی

گجرات کے گورنر کی طرف سے دی گئی افتار پارٹی میں خاکسار کو مدعو کیا گیا۔ خاکسار نے سٹیج پر گورنر سے ملاقات کی اور جماعت کا تعارف بھی کروایا۔

☆.....ماہ اکتوبر میں گیارہ افراد بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے اسی ماہ خاکسار نے گجرات کے رہنے والے ایک IAS افسر شری جگمیت سنگھ وانس جو اس وقت صوبہ آسام کے ڈویژنل کمشنر ہیں ملاقات کی اور جماعت کا تعارف کروایا۔ قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔

رمضان المبارک کے تعلق سے جماعت کی طرف سے تیس اخبارات میں خبریں شائع ہوئی جس میں اخبارات نے حضور کے فوٹو کے ساتھ خبر یں شائع کیں۔ احمد آباد میں جماعت کی ایک کرکٹ ٹیم بنائی گئی جس میں غیر از جماعت نوجوان بھی کھیلتے ہیں۔ جس کی وجہ سے جماعت کی پہچان بڑھ رہی ہے اور تبلیغ کا ایک ذریعہ بن گیا ہے۔ (فضل الرحمٰن بھٹی مبلغ انچارج گجرات)

جماعت احمدیہ کیرنگ کی مساعی

ماہ اکتوبر می جماعت احمدیہ کیرنگ نے تین تربیتی اجلاسات منعقد کئے جس میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مختلف موضوعات پر مکرم بشارت احمد صاحب، مکرم عبداللطیف صاحب معلم سلسلہ مکرم شیخ محمد زکریا صاحب مبلغ مقامی، مکرم شمس الحق خان صاحب معلم سلسلہ، مکرم بشیر الدین صاحب معلم سلسلہ نے تقریر کی۔ ہر جلسہ میں دعا کے بعد شیرینی کا انتظام کیا گیا تھا۔ دوران ماہ پندرہ وقار عمل کے ذریعہ تین مساجد کی صفائی کی گئی اور ایک مقامی وقار عمل کے ذریعہ جامعہ مسجد کی دریاں دھوئی گئیں۔ تینوں مساجد میں بعد نماز فجر اطفال و ناصرات کی اردو عربی کلاس لگتی رہی۔ کیرنگ میں ۱۵ خواتین اور پانچ مرد حضرات نے تعلیم القرآن اور وقف عارضی کے تحت پورا مہینہ تعلیم وتربیت کے فرائض سرانجام دیئے۔ جبکہ خدمت خلق کے تحت اس ماہ چار ہزار روپے غرباء میں تقسیم کئے گئے اور ہر جمعہ تقریباً پچاس کلو چاول اور وقتاً فوقتاً کپڑے غرباء میں تقسیم کئے گئے۔

(شیخ ابراہیم صدر جماعت احمدیہ کیرنگ)

مختلف سرکاری افسران سے احمدیہ وفد کی تبلیغی ملاقات

۱۶ اکتوبر کو مکرم محمد سویز حق صاحب IPS ایڈیشنل SP شولاپور کے ساتھ خاکسار و مکرم انصار علی خان معلم نے ملاقات کر کے ان کی خدمت میں جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔ اسی روز شام کو جناب ڈاکٹر سریش کمار میکھلا صاحب IPS نئے SP شولاپور کے بنگلہ پر جا کر ان کو مبارک باد پیش کر کے جماعت کا تعارف کرایا۔

۲۳ اکتوبر کو خاکسار و مکرم غلام نبی خان صاحب معلم پونا جناب ایس ایس ورک صاحب IPS ڈائریکٹر جنرل آف پولیس، جناب رام راؤ واگھ صاحب IPS انسپکٹر جنرل آف پولیس اسسٹنٹ انٹیلیجنس ڈیپارٹمنٹ مہاراشٹر سے ملاقات کر کے ان دونوں افسران کو جماعت کا تعارف کرایا گیا۔

۴ رنومبر کو مکرم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت کی قیادت میں خاکسار و مکرم پرویز عالم صاحب سرکل انچارج سالی چوکہ، مکرم حماد احمد صاحب مبلغ اٹاری مکرم سراج الدولہ صاحب مبلغ اندور پر مشتمل وفد نے جناب سنجے رانا صاحب IPS انسپکٹر جنرل آف پولیس اندور رینج صوبہ ایم پی سے ملاقات کر کے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور اسلامی لٹریچر پیش کیا۔

۲۹ ر اکتوبر کو جناب پروین دیکشت صاحب IPS ایڈیشنل D.G.P وکمشنر آف پولیس ناگپور سے ملاقات کر کے ان کی خدمت میں خدمت میں بھی پیغام حق پہنچایا گیا۔

۱۹ رنومبر کو خاکسار و مکرم محمد عزیز خان صاحب معلم اور مکرم جلال الدین معلم پر مشتمل وفد نے جناب سریش کھوپڑے جی IPS ممبئی کے ساتھ ملاقات کر کے ان کی خدمت میں اسلامی لٹریچر پیش کیا۔ دوران ملاقات مذکورہ حکام کے ساتھ یادگاری تصاویر بھی لی گئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

مہاراشٹر کے قومی یکجہتی اجلاس میں احمدی نمائندہ کی تقریر

۳۰ اکتوبر کو صوبہ مہاراشٹر کے ضلع بھنڈارہ پولیس کی جانب سے ایک قومی ایکتا اجلاس منعقد کیا گیا۔ اس پروگرام میں شرکت کے لئے جناب تنیش مشرا صاحب IPS ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بھنڈارہ نے مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت کو تقریر کیلئے مدعو کیا۔ موصوف ناظر صاحب کی قیادمت میں خاکسار و مکرم مولوی انصار علی خان صاحب معلم شولاپور پروگرام میں شریک ہوئے۔

پروگرام کا آغاز مکرم انصار علی خان صاحب معلم کی تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا بعدہ مکرم ناظر صاحب دعوۃ الی اللہ بھارت اور خاکسار نے تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم انصار علی خان صاحب معلم نے ترانہ بھی پیش کیا۔

اس پروگرام میں شریک ضلع کلکٹر و مجسٹریٹ بھنڈارہ کے علاوہ ایڈیشنل SP اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بھنڈارہ کے ساتھ تعارفی ملاقات بھی ہوئی۔ پروگرام کے اختتام پر احمدیہ مسلم وفد کے اعزاز میں ضلع پولیس ہیڈکوارٹر میں دعوۃ طعام کا بھی انتظام کیا گیا۔ جس میں مع SP صاحب ضلع کے کئی سینئر پولیس افسر بھی شامل ہوئے اس پروگرام کو ضلع وصوبائی سطح پر مختلف ہندی۔ انگریزی۔ ومراٹھی اخبارات میں مع تصاویر شائع کیا گیا۔

بفضلہٖ تعالیٰ یہ جلسہ جماعت کی تبلیغ کا ایک ذریعہ بن گئی اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

(عقیل احمد سہارنپوری۔ سرکل انچارج شولاپور، مہاراشٹر)

جلسہ ہائے سیرت النبی ﷺ

ہبلی (کرناٹک) لجنہ اماء اللہ کے تحت ماہ دسمبر ۲۰۰۹ء میں جلسہ سیرت النبی خاکسارہ کے گھر پر ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن پاک، نعت کے بعد تقریر منڈاسگر، مریم صدیقہ وقف نو منڈاسگر۔ مبشر منڈاسگر نے تقریر کی۔ آخر میں صدر صاحب نے نصائیں فرمائیں اور دُعا کروائی۔ (فوزیہ مبشر منڈاسگر ہبلی۔ کرناٹک)

کانپور: لجنہ اماء اللہ کانپور یوپی نے ۲۵ اکتوبر کو محترمہ یاسمین خلیل صاحبہ صوبائی صدر یوپی کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کا جلسہ سیرت النبی منعقد کیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد لجنہ و ناصرات کی ممبرات نے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔ پھر صدر صاحبہ نے حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ بعد دُعا جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

(سیکرٹری لجنہ کانپور)

بھارت کی مختلف جماعتوں میں تربیتی اجلاسات

خانپور ملکی: جماعت احمدیہ خانپور ملکی (بہار) نے ۲۱ اکتوبر کو مکرم ڈاکٹر انور حسین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت تربیتی اجلاس منعقد کیا جس میں تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد مکرم مبین اختر صاحب قائد صوبائی و سیکرٹری المال خانپور ملکی نے خطاب فرمایا بعدہ خاکسار کے علاوہ مکرم اقبال احمد صاحب اور ۶ خدام نے تقریر کی۔ آخر میں صدر جماعت نے خطاب فرمایا اور دعا کروائی دعا کے بعد احباب و مستورات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اسی طرح مورخہ یکم نومبر ۲۰۰۹ء کو ایک اجلاس جناب زونل امیر صاحب کی زیر صدارت کیا گیا۔

(بشارت احمد امروہی۔ مبلغ سلسلہ خانپور ملکی بہار)

اسرانہ (ہریانہ): مورخہ ۵ دسمبر ۲۰۰۹ء کو جماعت احمدیہ اسرانہ ضلع پانی پت (ہریانہ) نے زیر صدارت مکرم تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد جلسہ منعقد کیا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید نظم کے بعد مکرم طاہر احمد صاحب طارق مبلغ انچارج ہریانہ، مکرم صغیر احمد صاحب طاہر نائب ناظر دعوت الی اللہ اور صدر اجلاس نے تقریر کی۔ دعا کے بعد حاضرین میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ (ممتاز احمد۔ معلم سلسلہ اسرانہ، ہریانہ)

اسماعیل آباد: مورخہ ۵ دسمبر ۲۰۰۹ء کو زیر صدارت مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان اسماعیل آباد میں تربیتی جلسہ منعقد کیا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی صغیر احمد

صاحب طاہر نائب ناظر دعوت الی اللہ، مکرم طاہر احمد صاحب طارق مبلغ انچارج ہریانہ نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ احمدیہ مسلم مشن اسماعیل آباد میں کرایا گیا۔

(سجاد احمد سرکل انچارج کیتھل)

محی الدین پور (اڑیسہ): ۶ دسمبر کو مسجد احمدیہ محی الدین پور اڑیسہ میں زیر صدارت محترم میر عبد الرحیم صاحب زعیم مجلس انصاراللہ سونگھڑہ ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں تلاوت، عہد، نظم خوانی کے بعد صدر اجلاس نے حضور انور کا پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت قادیان ۲۰۰۹ء پڑھ کر سنایا۔ مکرم کمال الدین صاحب معلم سلسلہ سونگھڑہ نے مجلس انصاراللہ کی غرض وغایت بیان کی۔ محترم مولوی عبدالحلیم صاحب مبلغ سلسلہ سونگھڑہ نے تربیت اولاد کے موضوع پر تقریر کی۔ یہ جلسہ تاریخی اہمیت کا حامل تھا، امسال مجلس انصاراللہ سونگھڑہ سالانہ کارگزاری میں بفضلہ تعالیٰ ہندوستان بھر میں دیہاتی مجالس میں اوّل رہی۔ جس کا اعلان سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ قادیان ۲۰۰۹ء میں کیا گیا اور حضور انور کے مبارک دستخط سے مجلس انصاراللہ سونگھڑہ کو سند امتیاز سے نوازا گیا۔ الحمدللہ ذالک۔ آخر میں مکرم سہیل احمد صاحب نے شکریہ ادا کیا اور یہ جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔

(کلیم احمد خان کارکن دفتر)

سیلاب زدگان صوبہ آندھرا پردیش کی امداد

ماہ اکتوبر ۲۰۰۹ء کے پہلے ہفتہ میں شدید بارش کی وجہ سے ضلع کرنول اور محبوب نگر آندھرا میں اچانک سیلاب آ گیا جس سے لاکھوں لوگ بے گھر ہوگئے اور پانی گھروں میں آنے کی وجہ سے سارا ساز وسامان چھوڑ کر صرف جان بچانے کیلئے اپنے اپنے گھروں سے دور جا کر پناہ لینی پڑی۔ پانی چھتوں کے اوپر تک پہنچ چکا تھا۔

ضلع محبوب نگر میں'' جماعت احمدیہ کا سرلہ پہاڑ کے دامن میں ہے۔ یہ گاؤں مکمل پانی میں ڈوب گیا تھا۔ اور کافی تباہی اس جگہ ہوچکی تھی۔ چنانچہ مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب زونل امیر حیدرآباد کے مخلصانہ تعاون سے مورخہ 10.10.09 کو مکرم عبداللہ بدر صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن ووقفِ عارضی، مکرم سید اظہر علی صاحب ممبر مجلس عاملہ، جماعت احمدیہ کا سرلہ پہاڑ، گئے اور مقامی صدر مکرم امین الدین صاحب کے تعاون سے کپڑے، چاول اور نقد رقم سیلاب زدگان میں تقسیم کی۔ (سلطان احمد الہ دین۔ امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد)

اندورہ کشمیر میں تقریب آمین

جماعت احمدیہ اندورہ کشمیر نے ۴ ستمبر ۲۰۰۹ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں تقریب آمین منعقد کی۔ تقریب کا آغاز عزیز ساجد سجاد کی تلاوت سے ہوا۔ عزیزہ لُبنہ سجاد اور عزیزہ شمائلہ نے حمد باری تعالیٰ پڑھی اس موقع پر تین احمدی اور تین غیر از جماعت بچوں کی تقریب آمین ہوئی۔ آخر پر اجتماعی دُعا ہوئی تقریب کی صدارت مکرم محمد ابراہیم خان صاحب زعیم انصاراللہ نے کی۔ بعدہ مٹھائی تقسیم کی گئی۔ بچوں میں کاپیاں اور قلم تقسیم کئے گئے۔ (راجہ طارق احمد خان معلم وقف جدید اندرون)

یوپی میں تبلیغی وتربیتی مساعی

محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت مورخہ ۶ نومبر ۲۰۰۹ء کو لکھنؤ تشریف لائے ایک دن لکھنؤ قیام کے دوران دعوت الی اللہ کے کاموں میں مزید بہتری پیدا کرنے کیلئے معلمین کی میٹنگ کی۔ مورخہ ۷ نومبر ۲۰۰۹ء کو احمدیہ مشن لکھنؤ میں محترم ڈاکٹر اے جے سنگھ IPS ڈی جی پی۔ یوپی۔ سے ملاقات کی۔ جماعتی تعارف کے ساتھ ساتھ مخالفین کی طرف سے جماعت پر کئے جانے والے مظالم کے بارہ میں آگاہ کیا گیا۔ موصوف کو قرآن مجید ہندی اور جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا فوٹو مانگ کرلیا تا کہ اس فوٹو کو اپنے دفتر میں رکھیں۔ مورخہ ۸ نومبر کو خاکسار اور محترم ناظر صاحب کانپور مشن تشریف لے گئے۔ کانپور اور مضافات کی جماعتوں کا دورہ کیا گیا۔ مورخہ ۹ نومبر کو جماعت مسکرا سے قریب نئی قائدشدہ جماعت میں گئے وہاں پر نومبائعین سے ملاقات کے بعد راٹھ مشن میں قیام کیا۔ راٹھ سے آگرہ گئے۔ وہاں پر ایک دن قیام کے دوران آگرہ کے کرائم برانچ Sp مکرم اشفاق احمد صاحب اور محترمہ سنیتہ مہرہ جو کہ مہیلا آیوگ سوشل ورکر ہیں سے جماعتی تعارف ہوا۔ مورخہ ۱۳ نومبر ۲۰۰۹ء کو لکھنؤ میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد سیتاپور سرکل کی نئی جماعت کیلئے روانہ ہوئے جہاں جلسے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ شام ۷ بجے جلسے کی کاروائی شروع ہوئی جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم مولوی محمد سعادت اللہ صاحب سرکل انچارج سیتاپور، خاکسار اور محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ نے تقریر کی۔ اس اجلاس میں کثیر تعداد میں نومبائعین اور غیر از جماعت افراد نے شمولیت اختیار کی۔ اس جلسے کا وہاں کے لوگوں پر بہترین اثر ہوا۔ دوسرے روز گیارہ بجے سیتاپور سرکل کی ہی ایک نئی جماعت سمپورنہ نگر تپرہ میں ایک اجلاس رکھا گیا جس میں تلاوت نظم کے بعد خاکسار نے مکرم مولوی محمد سعادت اللہ صاحب سرکل انچارج اور ناظر دعوت الی اللہ نے تقریر کی۔ اس جلسے میں بھی کثیر تعداد میں احمدی اور غیر احمدی احباب نے شمولیت اختیار کی۔ ۱۶ نومبر کو بریلی سرکل کی بعض جماعتوں کا دورہ کیا گیا افراد جماعت کے علاوہ غیر احمدی اور غیر مسلم افراد سے ملاقات کی اور جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔

پولیس کے اعلیٰ افسران سے ملاقات: صوبہ یوپی میں جماعت احمدیہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیش نظر مخالفین ومعاندین احمدیت آئے دن کہیں نہ کہیں معصوم احمدیوں کو ڈرانے دھمکانے کی مذموم کوشش کرتے رہتے ہیں بعض دفعہ جہالت سے گالی گلوچ اور مار پیٹ پر اُتر آتے ہیں لہٰذا ان کی مذموم حرکات پر لگام لگانے کیلئے ملکی انتظامیہ کا سہارا لینا پڑتا ہے اور ان تمام حالات سے قبل از وقت پولیس اعلیٰ حکام کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۲ دسمبر ۲۰۰۹ء کو خاکسار اور محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت، مکرم عقیل احمد صاحب سہارنپوری سرکل انچارج شولہ پور DG police مکرم کرم ویر سنگھ IPS لکھنؤ سے ملے اور موصوف کو جماعتی تعلیمات کے ساتھ ساتھ دنیا بھر میں جماعت کی طرف سے کی جانے والی امن اور بھائی چارہ کی کوششوں اور مخالفین کی طرف سے کئے جانے والے مظالم سے آگاہ کیا گیا اور قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اور اسلامی لٹریچر دیا جس کو موصوف نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ موصوف نے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ بعدہ مکرم برج لال آئی پی ایس ADGP سے ملاقات کی گئی۔ ان کو بھی جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ موصوف جماعتی تعلیمات سے بہت متاثر ہیں گہرا مذہبی رجحان بھی رکھتے ہیں۔ اسی طرح مکرم رضوان احمد صاحب ADG اور کانپور کے IG Police مکرم بی پی یوگندر صاحب سے ملاقات کی گئی اور جماعتی لٹریچر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان ملاقاتوں کے بہتر نتائج برآمد فرمائے۔ آمین۔ (مقصود احمد بھٹی، مبلغ انچارج یوپی)

نئے مالی سال 2011-2010 کے تشخیص بجٹ کے تعلق سے
عہدیداران جماعت کی ذمہ داری

صدر انجمن احمدیہ کا رواں مالی سال 10-2009 ء 31 مارچ 2010 کو ختم ہو رہا ہے۔ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی بعض جماعتیں اللہ کے فضل سے بجٹ کے بالمقابل تدریج کے مطابق لازمی چندہ جات (حصہ آمد، چندہ عام۔ جلسہ سالانہ) ادائیگی کر رہی ہیں لیکن بعض جماعتوں کے افراد کے ذمہ بجٹ کے بالمقابل گزشتہ سال وسال رواں 10-09 کا بقایا قابل وصول ہے۔ اسلئے جملہ جماعتوں کے عہدیداران 1 کو اس طرف فوری توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

۲۔ سارے ہندوستان میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی ہدایت کے مطابق عہدیداران جماعت کے آئندہ سہ سالہ 2010 تا 2013 انتخاب ماہ مارچ 2010 کے بعد میں شروع ہونگے۔ اس لئے قواعد انتخاب کے مطابق جو افراد جماعت لازمی چندہ جات کے بقایا دار ہوں گے انہیں انتخاب میں شامل ہونے اور ووٹر بننے کا حق نہ ہوگا۔ اسلئے قبل از وقت جملہ عہدیداران وافراد جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ مقامی سیکریٹری صاحب مال سے اپنے اپنے لازمی چندہ جات کا جائزہ لیکر مارچ 2010 ء تک مکمل ادائیگی کردیں۔

۳۔ نیز آئندہ سال 2011-2010 کا بجٹ بھی تشخیص کرنے کے لئے انفرادی تشخص فارم وبجٹ فارم بھجوائے جارہے ہیں۔ سیدنا حضور انور کے ارشاد کے مطابق اپنی اصل آمد پر باشرح بجٹ لکھوا کر اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات کو حاصل کریں۔ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے اخراجات کیلئے بہت بڑی رقم سیدنا حضور انور ازراہ شفقت بطور گرانٹ عنایت فرماتے ہیں۔ نیز حضور انور کا منشاء مبارک یہ ہے کہ ملک کے حالات دن بدن بدلتے جارہے ہیں اس لئے ہمیں اب اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔

اللہ کے فضل سے جماعت کا ایک طبقہ نمایاں طور پر مالی قربانی میں حصہ لے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا کرے۔ آمین لیکن اس کے باوجود ایک طبقہ ایسا بھی ہے جسمیں ابھی کمزوری باقی ہے۔ وہ اپنی صحیح آمد کے مطابق باشرح لازمی چندہ ادا نہیں کر رہے ہیں۔ ایسے افراد کو باشرح چندہ دینے کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعودؑ وخلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں باشرح بجٹ لکھوانے کی تحریک کریں۔ مجلس عاملہ کی میٹنگ میں بھی اس تعلق سے زیر غور لایا جائے۔

جماعت کے ہر کمانے والے فرد کو بجٹ میں شامل کریں۔ اسیطرح جماعت کی ذمہ داری ہے کہ سیدنا حضور انور کے ارشاد کے مطابق خواتین وتعلیم یافتہ بچوں کو بھی حسب توفیق برکت کے لئے لازمی چندہ کے بجٹ میں شامل کر کے چندہ دہندگان کی تعداد میں اضافہ کریں۔

نیز نئی جماعتوں کے نئے آنے والے احمدیوں کو لازمی چندہ جات کے بجٹ میں ضرور شامل کیا جائے تا کہ انہیں مالی قربانی کی اہمیت اور اسکی برکات کا علم ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اسکی توفیق دے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

فہرست نماز جنازہ حاضر و غائب

(۱) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۵ نومبر ۲۰۰۹ء بروز جمعرات قبل از نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم عبدالرشید مغل صاحب کو لیئرز وڈیو کے ۲ نومبر کو ہارٹ اٹیک سے وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۵۲ سال تھی۔ آپ کے دادا حضرت ملک محمد جمال صاحب (آف ترگڑی) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ نیک، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: مکرمہ امۃ الرزاق صاحبہ اہلیہ مکرم حاجی محمد اسحاق صاحب مرحوم ۲۵/اکتوبر ۲۰۰۹ء کو فیصل آباد میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت نیک ملنسار، منکسر المزاج، صلہ رحمی کرنے والی اور غریب پرور خاتون تھیں۔ گھر میں آنے والے تمام مہمانوں کی بہترین مہمان نوازی کرتیں۔ ۱۹۷۴ء میں آپ کے خاوند کے کاروبار پر غیر احمدی شراکت داروں نے ناجائز قبضہ کرلیا تھا۔ آپ کے خاوند اور تین بیٹے اسیرِ راہ مولیٰ رہ چکے ہیں۔ تمام ابتلاؤں کو نہایت حوصلہ سے برداشت کیا اور تنگی ترشی ہر حال میں نہایت صابر و شاکر تھیں۔ بچوں کی نیک تربیت کی اور ان میں خدمت دین کا شوق پیدا کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ۹ بیٹیاں اور ۳ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم منیر احمد منور صاحب مبلغ سلسلہ آسٹریا اور مکرم ملک امان اللہ صاحب مربی سلسلہ لاہور کی خوشدامن تھیں۔

☆.....مکرمہ امۃ الحفیظ قمر صاحبہ اہلیہ قمر اجنالوی صاحب مرحوم ۲۹/اکتوبر ۲۰۰۹ء کو جرمنی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت قاضی حسن محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ آپ موصیہ تھیں اور بہت نیک، ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔

☆.....مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم صوفی کریم بخش صاحب زیروی۔ ربوہ ۲۸ ستمبر ۲۰۰۹ء کو ۸۳ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت قاضی حسن محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ نہایت مخلص، فدائی صوم وصلوۃ کی پابند، مہمان نواز، دعا گو اور خلافت سے نہایت اخلاص و وفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆.....مکرم حمید الحامد صاحب اسلام آباد ۱۸/اکتوبر ۲۰۰۹ء کو ۷۲ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کا تعلق قدیم مخلص احمدی بنگالی خاندان سے تھا۔ آپ نے اسلام آباد جماعت میں سیکرٹری تعلیم القرآن اور قاضی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت اور خلافت سے والہانہ اخلاص کا تعلق رکھتے تھے۔ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

☆.....مکرم بشیر احمد صاحب دھرم کوٹی ابن مکرم نواب دین صاحب۔ دارالعلوم غربی ربوہ ۲۷ جون ۲۰۰۹ء کو ۸۲ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۱۹۴۵ میں فرقان فورس میں شمولیت اختیار کی۔ قیام پاکستان کے بعد ابتدائی ایام میں حفاظت مرکز کی ڈیوٹی پر قادیان میں تعینات رہے۔ ۱۹۵۳ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے باڈی گارڈ کی حیثیت سے اور ریٹائرمنٹ کے بعد چند سال جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور پہریدار خدمت کی توفیق پائی۔

☆.....مکرمہ نذیراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید چھینہ صاحب سکاٹ لینڈ ۱۸/اکتوبر ۲۰۰۹ء کو ۶۴ سال کی عمر میں بعارضہ کینسر گلاسگو ہسپتال میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بڑی صابر و شاکر اور سلسلہ سے محبت رکھنے والی مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ نماز کی پابندی کرنے والی اور باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ آپ نے اپنے میاں کے ہمراہ مغربی افریقہ کے مختلف ممالک میں جماعتی خدمت کی بھی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

☆.....مکرم ڈاکٹر فضل احمد صاحب ۲۰ ستمبر ۲۰۰۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ تعلیم و تدریس کے شعبہ سے منسلک تھے۔ ۵ سال تک نائیجیریا میں بھی بطور ٹیچر خدمت کی توفیق پائی۔ پاکستان میں اٹامک انرجی کے شعبہ میں چیف سائیٹفک آفیسر کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ علاوہ ازیں آپ ۶ کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ مرحوم نیک مخلص اور باوفا انسان تھے اور اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

.....

(۲) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۱۴ نومبر ۲۰۰۹ء بروز ہفتہ۔ بوقت ۱۱ بجے بمقام مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرمہ امۃ الکلثوم صاحبہ اہلیہ مکرم میاں احمد حسن صاحب ساؤتھ آل ۱۰ نومبر کو لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۷۲ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ انتہائی نیک، ملنسار اور جماعت سے بیحد محبت رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ چندہ جات میں باقاعدہ اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کا جنازہ تدفین کیلئے ربوہ لے جایا گیا۔

نماز جنازہ غائب: مکرمہ منظور فاطمہ صاحبہ آف چک نمبر ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا۔ ۶ نومبر ۲۰۰۹ء کو بقضائے الٰہی ۸۳ سال کی عمر میں وفات پاگئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے چچا ملک نور محمد صاحب نے ۱۹۵۳ء میں جب احمدیت قبول کی تو آپ نے نہ صرف ان کا پورا ساتھ دیا بلکہ خود بھی احمدیت قبول کی۔ اپنے گاؤں میں صدر لجنہ کی حیثیت سے ۳۵ سال تک خدمت کی توفیق پائی۔ انہیں خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بے پناہ عشق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ احمد خان جوئیہ صاحب مربی سلسلہ دفتر لوکل صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی والدہ تھیں۔

☆.....مکرمہ سیدہ سعیدہ منظور صاحبہ اہلیہ مکرم سید محمد منظور صاحب مرحوم ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر ۲۶ جولائی ۲۰۰۹ء کو ۷۷ سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نہایت نیک، بااخلاق اور نظام جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والی اور مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔

☆.....مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ خالد پرویز صاحب گجرات۔ ۸ جون ۲۰۰۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مالی تحریکات میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

.....

(۳) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۱۷ نومبر ۲۰۰۹ء بروز منگل قبل از نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم میجر مبارک محمود صاحب ابن مکرم صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ۱۳ نومبر ۲۰۰۹ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نہایت دُعا گو اور سلسلہ کے لئے غیرت رکھنے والے نیک وجود تھے۔ جلنگھم جماعت کے فعال رکن تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی فوج میں ملازمت کرتے رہے۔ ریٹائر ہونے کے بعد پاکستان میں مختلف محکموں میں کام کے دوران مستحق نوجوانوں کو تربیت دی اور ملازمت دلانے میں ان کی مدد کی۔ چندوں میں باقاعدہ تھے اور فراخدلی سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب ناظر اشاعت ربوہ کے ہم زلف تھے۔

☆.....مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ۔ ۱۵/نومبر ۲۰۰۹ء کو طویل علالت کے بعد ۷۴ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ربوہ میں مجلس انصاراللہ مقامی کے تحت مختلف عہدوں پر کام کرنے کے علاوہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ناظم مہمان نوازی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ نہایت نیک، صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، غریب پرور اور خلافت سے بے انتہا عشق رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ۶ بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم صباح الدین نجم صاحب (صدر جماعت احمدیہ ہارکنگ) کے بڑے بھائی تھے۔

جنازہ غائب: مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر صادق احمد صاحب آف کنری ۹ نومبر ۲۰۰۹ء کو امریکہ میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ قادیان میں پیدا ہوئیں۔ نہایت نیک، بااخلاق، ملنسار، صوم وصلوۃ کی پابند اور جماعتی پروگراموں میں ہمیشہ شوق سے حصہ لینے والی مخلص خاتون تھیں۔

.....

(۴) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۳۰ نومبر ۲۰۰۹ء بروز سوموار قبل نماز ظہر و عصر بمقام مسجد فضل لندن میں درج ذیل تفصیل سے پڑھائیں۔

نماز جنازہ حاضر: مکرم جاوید اقبال صاحب آف ریڈ برج یوکے۔ ۲۶ نومبر ۲۰۰۹ء کو لمبی بیماری کے بعد ۴۷ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ۱۹۸۴ء میں بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے۔ اور اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے نہایت نیک، مخلص، اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: محترم چودھری غلام سرور وڑائچ صاحب سابق صدر جماعت قلع کالروالا یکم ستمبر ۲۰۰۹ء کو ۶۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے دو مرتبہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ اور دو مرتبہ صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، نہایت دعا گو، مہمان نواز، منکسر المزاج، خلافت سے والہانہ عقیدت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔

مکرمہ نصرت رحمان بھٹہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالرحمٰن بھٹہ صاحبہ۔ جرمنی۔ ۱۶ نومبر ۲۰۰۹ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کو اپنے میاں کے ساتھ ۱۹ سال نائیجیریا میں وقف عارضی کے تحت خدمت کا موقع ملا۔ مشکلات اور تکالیف کو ہمیشہ صبر اور شکر سے برداشت کیا کرتی تھیں۔ نائیجیریا میں شوگر اور عارضۂ قلب کی بیماری میں مبتلا ہوگئی تھیں لیکن بیماری کا یہ عرصہ بڑے صبر و تحمل سے گزارا۔ صوم وصلوۃ کی پابند، نیک اور صاحب رؤیا خاتون تھیں۔ جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ محبت و وفا کا گہرا تعلق تھا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

☆.....مکرم خلیل الرحمٰن صاحب ابن مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب سابق امیر ضلع ساہیوال۔ آپ آجکل اسلام آباد میں رہائش پذیر تھے اور گزشتہ ۳ دن سے لاپتہ تھے۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ آپ کے ایک ملازم نے سفر کے دوران آپ کو Shoot کر دیا ہے جس سے آپ جانبر نہ ہو سکے اور موقع پر ہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ آپ ۲۲ نومبر ۲۰۰۹ء کو اپنے ایک ملازم کے ساتھ ساہیوال سے اسلام آباد کیلئے سفر پر روانہ ہوئے تھے۔ جس کے بعد نہ تو ساہیوال سے کسی نے ان کے اسلام آباد پہنچنے کی تصدیق کی اور نہ ہی اسلام آباد سے ان کے گھر والوں نے ان کے ساہیوال سے چلنے کا پتہ کیا۔ ۲۳ نومبر کو ان کے گھر والوں نے ان کے موبائل پر فون کیا تو موبائل بند تھا۔ جس شخص کے ساتھ وہ گئے تھے اس نے ساہیوال میں بتایا کہ میں ان کو اسلام آباد چھوڑ کر آیا ہوں اور اسلام آباد میں بتایا کہ وہ سرگودھا ائربیس میں کسی کو ملنے کیلئے اتر گئے تھے۔ پولیس نے جب اس ملازم سے تفتیش کی تو اس نے بتایا کہ اس نے مکرم خلیل الرحمٰن صاحب کو قتل کر کے لاش چکوال میں کہیں پھینک دی تھی۔

آپ ائرفورس کے ریٹائرڈ ونگ کمانڈر اور ایک ہردلعزیز آفیسر تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ رفاعی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہنے والے، پنجوقتہ نماز کے پابند، پرہیزگار، مہمان نواز، غریبوں کے ہمدرد اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

☆.....مکرم نصیب احمد صاحب قمر آف لاہور کینٹ ۱۴ جون ۲۰۰۹ء کو ۲۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا گہرا تعلق تھا۔ تمام چندہ جات بروقت ادا کرتے تھے۔ نہایت سادہ اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے نیک انسان تھے۔ آپ کو مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ڈرائیور کے طور پر خدمت کا موقع ملا۔

☆.....مکرم کرنل ریٹائرڈ سید عبدالستار باسط صاحب ۲۹ اگست ۲۰۰۹ء کو حرکت قلب بند ہونے سے ۷۴ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ساری زندگی جماعت سے وفا اور اخلاص کا تعلق رکھا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد عرصہ ڈیڑھ سال سے خوشاب میں NCL میں ڈسٹرکٹ پراجیکٹ منیجر کے عہدہ پر کام کر رہے تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، غریبوں کے ہمدرد اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆

حاصل مطالعہ:۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں خط لکھنے کی برکت

محترم جناب بشیر احمد صاحب رفیق سابق امام مسجد لندن جو واقف زندگی اور بہت دعا گو بزرگ ہیں اور جن کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہؓ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے نزدیکی تعلقات ہیں ان کی سوانح ''چند خوشگوار یادیں'' میں سے ایک ایمان افروز واقعہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ امام صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور انہیں بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

''میں بروقت تیاری نہ ہونے کی وجہ سے بی اے کے امتحانات میں (۱۹۵۳ء کی بات ہے) شریک نہ ہوسکا اور ستمبر میں بی اے سپلیمنٹری امتحان میں شریک ہوا۔ چونکہ کوئی خاص تیاری نہ تھی اس لئے پاس ہونے کی بھی کوئی امید نہ تھی۔

ان دنوں میرے دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں متواتر دعا کی درخواست کروں۔ تیاری نہ بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پاس تو کرسکتا ہے۔ چنانچہ میں نے ایک دن بیٹھ کر تقریباً ۳۰ کے قریب دعائیہ خطوط تیار کئے اور انہیں لفافوں میں بند کر کے روزانہ ایک خط میں حضورؓ کی خدمت میں ربوہ بھجوا دیتا تھا چند دنوں بعد حضورؓ کی طرف سے جوابات ملنے شروع ہوئے جس میں لکھا ہوتا تھا کہ حضور نے تمہارے لئے دعا کی ہے یہ سلسلہ جاری رہا۔ ایک دن مجھے حضورؓ کی طرف سے ایک خط ملا۔ روزانہ تمہاری طرف سے مجھے ایک خط دعا کا ملتا ہے اور میں تمہاری کامیابیوں کیلئے دعا کرتا ہوں۔ تم انشاء اللہ امتحان میں ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔ اطمینان رکھو اور مجھے دعا کیلئے یاد دہانی کراتے رہا کرو۔ مجھے حضورؓ کے اس خط سے بہت تسلی ہوئی۔ لیکن تیاری نہ ہونے سے پریشانی بھی رہتی تھی۔ میرا سب سے کمزور مضمون انگلش لٹریچر تھا اور اس طرف سے بالکل ناامید ہو چکا تھا۔

خیر امتحان میں جب چار دن رہ گئے تو ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی شخص نے مجھے پرچہ امتحان دے کر کہا کہ یہ تمہارا انگلش لٹریچر کا پرچہ ہے اُسے یاد کرلو میں نے پرچہ پڑھا تو اس شخص کو کہا کہ یہ تو بہت مشکل پرچہ ہے اور مجھے ان سوالات کے جوابات بھی نہیں آتے۔ اُس نے کہا اسی واسطے تو تمہیں یہ دکھا رہا ہوں کہ ان سوالات کو یاد کرلو۔ اس کے ساتھ ہی خواب سے بیدار ہوا۔ میں نے جلدی سے ان سوالات کو ایک کاغذ پر لکھ لیا اور پھر سو گیا۔ اگلے روز مجھے خواب یاد نہ رہی۔ شام کو یونہی اس کاغذ پر نظر پڑی تو یہ خواب یاد آ گئی۔ میرے دوست مکرم اسلم باجوہ صاحب جو میرے ساتھ ایک ہی کمرہ میں تھے۔ انہیں میں نے خواب سنائی اور سوالات دکھائے وہ کہنے لگے کہ یہ سوالات تو ہرگز نہیں آسکتے اور کسی Guss Paper میں بھی یہ درج نہیں ہیں۔ لیکن میں نے سوچا خواہ یہ سوالات نہ بھی آئیں انہیں یاد کرنے میں اور جوابات تیار کرنے میں کیا حرج ہے۔ آخر یونہی تو خواب نہیں آئی۔ چنانچہ میں نے نہ صرف خوب تیاری کی بلکہ ان سوالات کے جوابات کو ایک حد تک حفظ کرلیا۔ چند دن بعد جب میں انگلش لٹریچر کے امتحان کیلئے کمرہ امتحان میں داخل ہوا تو میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کہ بعینہ لفظ لفظ وہی پرچہ میرے سامنے تھا جو میں نے خواب میں دیکھ چکا تھا۔ میں نے خدا کا شکریہ ادا کیا اور سوالات حل کرنے شروع کر دیئے اور خدا کے فضل سے سو فیصد حل کر کے کمرہ امتحان سے باہر آ گیا۔ میرے دوست جنہیں میں چند دن قبل اپنی خواب سنا چکا تھا سب حیرت زدہ تھے اور اس بات پر بار بار افسوس کر رہے تھے کہ وہ میری خواب پر اعتبار نہ کر کے پرچہ صحیح حل نہیں کر سکے تھے۔ میں خود اس معجزہ پر حیران و ششدر تھا اور اللہ کا شکر ادا کرتا تھا۔

اب مجھے یقین ہو گیا تھا کہ میں ضرور پاس ہو جاؤں گا ایک طرف حضورؓ کا خط تھا کہ تم پاس ہو جاؤ گے۔ دوسری طرف اس سچی خواب نے حوصلہ بلند کر دیا تھا اور میں مطمئن ہو کر امتحان کے بعد گاؤں چلا گیا اور نتیجہ کا انتظار کرنے لگا۔ کچھ عرصہ کے بعد نتیجہ نکل آیا مجھے رزلٹ دیکھ کر شدید Shok پہنچا کہ میں فیل ہو گیا ہوں۔ میں سخت پریشان ہوا کہ آخر اگر مجھے فیل ہی ہونا تھا تو کیوں مجھے اللہ تعالیٰ نے امتحان سے قبل پرچہ دکھایا اور پھر حضور نے انتہائی وثوق سے لکھا تم پاس ہو جاؤ گے۔ بعض اوقات میرا ایمان متزلزل ہونے لگتا تھا اور دل میں عجیب عجیب خیالات آنے لگتے تھے۔ میں نتیجہ اخبارات میں دیکھنے کے بعد مایوسی کی حالت میں واپس گاؤں آ گیا تو والد صاحب نے دریافت کیا نتیجہ کیا نکلا ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں فیل ہو گیا ہوں انہوں نے مجھے تسلی دی اور فرمایا کہ کوئی بات نہیں، تمہاری تیاری بھی تو فسادات پنجاب کی وجہ سے مکمل نہیں تھی۔ اگلے سال انشاء اللہ پاس جاؤ گے۔

دو چار دن گزرے تو ایک دن حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ میں بھی رات کو اٹھ کر تمہارے لئے دعا کرتا ہوں تو آواز آتی ہے۔ بشیر احمد تو پاس ہو چکا ہے۔ میں نے والد صاحب کو کالج کی طرف سے آمدہ نتیجہ کا خط لا کر دکھایا۔ جس میں کالج والوں نے مجھے باقاعدہ اطلاع دی تھی کہ میں فیل ہو چکا ہوں تو والد صاحب خاموش ہو گئے۔

دو چار روز کے بعد حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ عجیب بات ہے مجھے ہر رات دعا کے دوران آواز آتی ہے کہ بشیر احمد تو پاس ہو چکا ہے پھر فرمایا کہ ممکن ہے یہ اگلے سال کیلئے اطلاع ہو۔ دن گزرتے چلے گئے میں نے دوبارہ کالج میں داخل ہونے کی تیاری مکمل کرلی۔ ایک دن ڈاک میں میرے نام دس پندرہ خط آئے تو مجھے سخت حیرت ہوئی کہ اتنے سارے خطوط کہاں سے آ گئے۔ ان میں ایک خط کالج کی طرف سے تھا۔ میں نے وہ کھولا تو اُسے پڑھ کر مبہوت ہو کر رہ گیا۔ خط میں لکھا تھا کہ یونیورسٹی نے غلطی سے تمہیں فیل قرار دیا تھا۔ اب پرچوں کی دوبارہ پڑتال ہونے کے بعد تم پاس قرار دئے گئے ہو۔ باقی خطوط دوستوں کی مبارک بادی کے تھے۔ میں نے جب والد صاحب کو اطلاع دی تو وہ فوراً سجدہ میں گر پڑے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے معجزانہ رنگ میں مجھے پاس کر دیا۔ فالحمدللہ۔

کچھ دنوں بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور کو سارا واقعہ بتایا۔ حضورؓ نے فرمایا کہ مجھے دعاؤں کے بعد ہی تمہارے پاس ہونے کی خبر دی گئی تھی۔ جس کی اطلاع میں نے تمہیں کر دی تھی۔ خدائی بات کو کون ٹال سکتا ہے۔''

محترم جناب بشیر احمد صاحب سابق امام مسجد لندن کی یہ کتاب ''چند خوشگوار یادیں'' ایسے ہی بہت سارے ایمان افروز واقعات سے بھری پڑی ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ سب کیلئے خصوصاً واقفین زندگی کیلئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(مرسلہ: صدیق اشرف علی موگرال کیرلہ)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہ — **کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ — گولبازار ربوہ

فون 047-6213649 — 047-6215747

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

شریف جیولرز ربوہ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!

الفضل جیولرز

پتہ: صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان

طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:20134 مَیں روزاب خان ولد مکرم حیات خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن نرگاؤں ڈاکخانہ نرگاؤں ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :بکلیم خان العبد: روزاب خان گواہ :محمد سعادت اللہ

وصیت نمبر:20135 مَیں رزاق منڈل ولد مکرم مسلم منڈل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن پنشرہ ڈاکخانہ پنشرہ ضلع چوبیس پرگنہ ساؤتھ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3846 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمد سفیر الملا العبد: رزاق منڈل گواہ :محمد سعادت اللہ

وصیت نمبر:20136 مَیں محمد سفیر الملا ولد مکرم جہاں بخش ملاّ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگر ڈاکخانہ کمرپول ڈائمنڈ ہاربر ضلع چوبیس پرگنہ ساؤتھ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے ۔ میرا گزارہ آمد ازملازمت ماہانہ -/3846 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :شباب اختر العبد: محمد سفیر الملا گواہ :رزاق منڈل

وصیت نمبر:20137 مَیں شاکر احمد ملکانہ ولد مکرم شمشاد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن ساندھن ڈاکخانہ ساندھن ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3846 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :نسیم خان العبد: شاکر احمد ملکانہ گواہ :محمد سعادت اللہ

وصیت نمبر:20138 مَیں شمیم احمد خان ولد مکرم عبدالباسط خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کوسبی ڈاکخانہ کوسبی ضلع کٹک صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/4230 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :شباب اختر العبد: شمیم احمد خان گواہ :محمد سعادت اللہ

وصیت نمبر:20139 مَیں بابر علی ولد مکرم منور علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن جے پی نگر ڈاکخانہ جے پی نگر ضلع جے پی نگر صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/4102 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :شباب اختر العبد: بابر علی گواہ :محمد سعادت اللہ

وصیت نمبر:20140 مَیں فضل الحق منڈل ولد مکرم گوکل منڈل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت 1999 ساکن کرنونیا پاڑا ڈاکخانہ سہرام پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: ایک بیگھہ زمین قیمت چالیس ہزار روپے۔ ایک عدد زمین تین سبق قیمت اکیس ہزار روپے اور اس پر پختہ مکان کی قیمت ایک لاکھ بیس ہزار روپے ۔ نقد دس ہزار روپے ۔ میرا گزارہ آمد ازملازمت ماہانہ -/3910 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :فراست علی العبد: فضل الحق منڈل گواہ :محمد سعادت اللہ

وصیت نمبر:20141 مَیں عبدالرحمٰن چمن ولد مکرم بندو خان چوہان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن سجان ڈاکخانہ علیہ پور ضلع ہاتھ رس صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3846 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :حامد علی العبد: عبدالرحمٰن چمن گواہ :محمد سعادت اللہ

وصیت نمبر:20142 مَیں محمد کفیل ولد مکرم ابرار احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3846 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ :نسیم خان العبد: محمد کفیل گواہ :محمد سعادت اللہ

وصیت نمبر:20143 مَیں شرف الدین انصاری ولد مکرم گوبرے انصاری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 1993 ساکن محی الدین پور ڈاکخانہ انگرالی ضلع سیتاپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ: گاؤں میں چار بسوازمین ہے قیمت دس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/4013 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :شرافت احمد خان العبد: شرف الدین انصاری گواہ :ماجد علی ملکانہ

وصیت نمبر:20144 مَیں سخاوت علی ولد مکرم تتّو علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن بڈھانہ پور ڈاکخانہ کبیر پور ضلع سیتاپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :ناصر احمد العبد: سخاوت علی گواہ :نورالاسلام

وصیت نمبر:20145 مَیں نورالاسلام ولد مکرم جوشن علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن کانہاراڈاکخانہ ٹکراپارہ ضلع کامروپ صوبہ آسام بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 16.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :سفیر احمد شمیم العبد: نورالاسلام گواہ :ناصر احمد خان

وصیت نمبر:20146 مَیں یامین خان ولد مکرم سلیم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن مقتدی پور ڈاکخانہ ارکھ پٹنہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :رحمٰن خان العبد: یامین خان گواہ :طاہر احمد گنائی

وصیت نمبر:20147 مَیں محمد شفیق ولد مکرم فضل رحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 45 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن کوٹ پلہ ڈاکخانہ رگڑی پاڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 25.1.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔ایک عدد پلاٹ قیمت ساٹھ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3844 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

۔گواہ :شمشاد احمد ظفر العبد: محمد شفیق گواہ :واجد احمد سولیجہ

وصیت نمبر:20148 مَیں فہیم احمد خان ولد مکرم رشید خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن شیخا نپور ڈاکخانہ گشما ضلع شیخا نپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 5.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :وسیم احمد نیاز العبد: فہیم احمد خان گواہ :قادر احمد خان

وصیت نمبر:20149 مَیں طاہر احمد گنائی ولد مکرم عبدالرحمٰن گنائی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال

پیدائشی احمدی ساکن رشی نگر ڈاکخانہ رام نگر ضلع شوپیان صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3380 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :رحمٰن خان العبد: طاہر احمد گنائی گواہ :آزاد خان

وصیت نمبر:20150 مَیں محمد رفیق الاسلام ولد مکرم محمد مسلم علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن چھیڑا ماری ڈاکخانہ پٹکا ماری ضلع کوچ بہار صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3728 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سفیر احمد شمیم العبد: محمد رفیق الاسلام گواہ :طاہر احمد گنائی

وصیت نمبر:20151 مَیں محمود خان ولد مکرم علی شیر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال تاریخ بیعت 2000 ساکن نوح کھیڑا ڈاکخانہ نوح کھیڑا ضلع ایٹا صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3728 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :رحمٰن خان العبد: محمود خان گواہ :طاہر احمد گنائی

وصیت نمبر:20152 مَیں منیر الاسلام ولد مکرم محمد حبیب اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن ملہٹی ڈاکخانہ مدھورا ضلع بیربھوم صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/4013 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :منور احمد العبد: منیر الاسلام گواہ :سفیر احمد شمیم

وصیت نمبر:20153 مَیں عبد الجلیل کے ولد مکرم عبد الکریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنّور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: زمین ایک ایکڑ قیمت چھ لاکھ روپے۔ زمین پچیس سینٹ قیمت پچیس لاکھ روپے۔ زمین ستّر سینٹ قیمت چار لاکھ روپے۔ زمین بیس سینٹ قیمت چار لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ٹی ایم محمد العبد: عبد الجلیل کے گواہ :رحیم شمس الدین

وصیت نمبر:20154 مَیں سلطانہ بشیر سی بنت مکرم پی عبد البشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنّور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.4.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد منقولہ: کان کی بالیاں طلائی وزن دو گرام قیمت بائیس سو سات روپے پچاس پیسے ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :سی ایم ناصر احمد الامۃ: سلطانہ بشیر سی گواہ :امۃ السلام

وصیت نمبر:20155 مَیں کنحامنہ سی ایچ مکرم وی پی محمود صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی آر ایس ضلع کنّور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: ہار بارہ گرام قیمت چودہ ہزار ایک سو ساٹھ روپے۔ دو عدد چوڑیاں وزن سولہ گرام قیمت اٹھارہ ہزار آٹھ سو اسّی روپے۔ انگوٹھی دو گرام قیمت تینتیس سو ساٹھ روپے۔ کان کی بالی دو گرام قیمت تینتیس سو ساٹھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی ۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ :ای ایچ زینب الامۃ: کنحامنہ سی ایچ گواہ :بی منصورہ

وصیت نمبر:20156 مَیں مہناس سی ایچ زوجہ مکرم مسعود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی آر ایس ضلع کنّور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: کان کی بالیاں بارہ گرام قیمت چودہ ہزار ایک سو ساٹھ روپے۔ انگوٹھی چار گرام قیمت نو ہزار چار سو چالیس روپے۔ مہر: طلائی ہار دو عدد چھپن گرام قیمت چھیاسٹھ ہزار اسّی روپے۔ چوڑیاں سات عدد بہتّر گرام قیمت چوراسی ہزار نو سو ساٹھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :ای ایچ زینب الامۃ: مہناس سی ایچ گواہ :بی منصورہ

وصیت نمبر:20157 مَیں شاہدہ پروین زوجہ مکرم محمد طاہر صاحب ننگلی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند پچیس ہزار روپے۔ زیورات طلائی: چھ انگوٹھیاں 20.090 گرام۔ ایک جوڑی بالی وزن 5.100 گرام۔ ایک جوڑی ٹاپس وزن 3.610 گرام۔ ایک چین وزن 13.940 گرام۔ ایک جوڑی کانٹے وزن 18.840 گرام۔ زیور نقرئی کل وزن پانچ تولے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :محمد طاہر ننگلی الامۃ: شاہدہ پروین گواہ :جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت نمبر:20158 مَیں طوبیٰ چیمہ بنت مکرم مظفر اقبال چیمہ صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد منقولہ: زیورات طلائی: بالیاں قیمت دو ہزار روپے۔ گلے کی چین قیمت بارہ ہزار چار سو روپے۔ گلے کا ہار قیمت سولہ ہزار ایک سو پچاس روپے۔ بریسلیٹ قیمت پندرہ ہزار دو سو روپے۔ ٹاپس قیمت آٹھ ہزار تین سو روپے۔ انگوٹھی قیمت تین ہزار روپے۔ ایک عدد سکوٹری قیمت بیس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :چوہدری مظفر اقبال چیمہ الامۃ: طوبیٰ چیمہ گواہ :جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت نمبر:20159 مَیں زہرہ بیگم زوجہ مکرم منظور احمد مبشر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26.5.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد منقولہ: حق مہر بذمہ خاوند تین ہزار روپے۔ زیورات طلائی: ہار اور کانٹے ایک جوڑی وزن 45.720 گرام۔ ایک جوڑی ٹاپس وزن 4.940 گرام۔ ایک جوڑی کانٹے وزن 9.430 گرام۔ تین انگوٹھیاں وزن 11.320 گرام۔ ایک نتھ مع موتی وزن 3.250 گرام۔ زیورات نقرئی کل وزن تین تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ :منظور احمد مبشر الامۃ: زہرہ بیگم گواہ :محمود احمد مبشر درویش

وصیت نمبر:20160 مَیں اسد احمد چیمہ ولد مکرم مظفر اقبال چیمہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی ۔جائیداد غیر منقولہ: زمین پندرہ مرلے قیمت تین لاکھ تیس ہزار روپے۔ ایک گاڑی قیمت ایک لاکھ روپے۔ آبائی زمین سے جب مجھے میرا حصہ ملے گا تو اس کی اطلاع دفتر کو کر دوں گا۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت جون 08 سے نافذ کی جائے۔

گواہ :مظفر اقبال چیمہ العبد: اسد احمد چیمہ گواہ :جاوید اقبال اختر چیمہ

ایم ٹی اے پر یسرنا القرآن سکھانے کا انتظام

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی برائے مستورات مورخہ ۱۵؍اگست ۲۰۰۹ء میں احمدی والدین کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو احمدی اساتذہ سے ہی قرآن مجید پڑھنا سکھائیں لیکن اگر کسی جگہ پر احمدی استاد سے قرآن مجید سکھانے کا انتظام نہ ہو سکے تو حضور انور نے ایم ٹی اے سے مدد لینے کا ارشاد فرمایا ہے۔

چنانچہ M.T.A نے حضور انور کے ارشاد کی روشنی میں قرآن مجید سکھانے کا پروگرام شروع کر دیا ہے جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر درج ذیل اوقات میں سکھایا جاتا ہے۔

GMT - 13-00 - 1700 - 00-30

(صبح) 6.00 (رات) 10.30 (شام) 6.30 ہندوستانی وقت

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی تعلیم القرآن کے نور سے منور کریں آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 59 | Thursday | 21 Jan 2010 | Issue No. 3

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

اگر اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے والی تعلیم کی پابندی کرنا بھی لازمی ہے اور اس تعلیم کی پابندی آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے سے ہوسکتی ہے تبھی ایک انسان اندھیروں سے روشنی کی طرف نکل سکتا ہے اور یہی چیز انسان کو نور کا وارث بنائے گی

پس احمدیوں کو اپنے جائزے لینے ضروری ھیں کہ اس نور سے فائدہ اٹھانے کیلئے ایمان باللہ کے ساتھ اعمال صالحہ بھی بجا لائیں اور یہ ھمیشہ دیکھنا چاھئے کہ کون سا عمل صالح ھے اور کون سا غیر صالح

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۵ جنوری ۲۰۱۰ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آیت قرآنی فَاٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (التغابن: ۹) کی تلاوت فرمائی اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ احسان عظیم ہے کہ اس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنا کر ایسا دماغ عطا فرمایا جس کے استعمال سے وہ خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ باقی مخلوق کو نہ صرف اپنے زیر نگین کر لیتا ہے بلکہ اس سے بہترین فائدہ بھی اٹھاتا ہے اور پھر انسان اپنے دماغ کی اس صلاحیت سے روز بروز نئی نئی ایجادات بھی سامنے لا رہا ہوتا ہے۔ جو دنیوی ترقی آج سے دس سال پہلے تھی وہ بیس سال پہلے نہیں تھی لیکن بعض انسانوں نے آج کی نئی ایجادات کو ہی اپنی زندگی کا مقصود بنا لیا ہے۔ حالانکہ یہ چیزیں انسان کی زندگی کا مقصد نہیں ہیں کیونکہ یہ وہ چیزیں ہیں جن سے انسان عیاشیوں میں ڈوب جاتا ہے۔ یہی وہ تصورات ہیں جو انسان کو فرعون بنا دیتے ہیں اور یہی وہ چیزیں ہیں جن سے انسان ایک دوسرے پر ظلم کرنے لگتا ہے۔ پس انسانی زندگی کا اصل مقصد یہ چیزیں نہیں ہیں بلکہ اصل مقصد جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ کہ میں نے جن و انس کو اسلئے پیدا کیا کہ وہ میری پرستش کریں۔

اس تعلق میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

’’اصل غرض انسان کی خلقت کی یہ ہے کہ وہ اپنے رب کو پہچانے اور اسکی فرمانبرداری کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔ میں نے جن اور انس کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ اکثر لوگ جو دُنیا میں آتے ہیں بالغ ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اپنے فرض کو سمجھیں اور اپنی زندگی کی غرض اور غایت کو مدنظر رکھیں وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دُنیا کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور دُنیا کا مال اور اس کی عزتوں کے ایسے دلدادہ ہوتے ہیں کہ خدا کا حصہ بہت ہی تھوڑا ہوتا ہے اور بہت لوگوں کے دل میں تو ہوتا ہی نہیں۔ وہ دُنیا ہی میں منہمک اور فنا ہو جاتے ہیں انہیں خبر بھی نہیں ہوتی کہ خدا بھی کوئی ہے۔ پس اس سے ہماری اسبات کی طرف رہنمائی ہوتی ہے کہ ہماری زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کو پہچاننا ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء علیہم السلام کو بھیجا اور پھر جب انسان کی ذہنی جلا اس معیار کو پہنچ گئی کہ وہ عبادات کے اعلیٰ معیاروں کو حاصل کر سکے اور انسان کے میل جول اور اس کی معاشرت میں وسعت پیدا ہوگئی تو پھر اللہ تعالیٰ نے انسان کامل حضرت محمد مصطفیٰؐ کو آخری شریعت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر شریعت کو مکمل کیا چنانچہ فرمایا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا یعنی آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پر میں راضی ہوا۔

فرمایا: اس قرآنی شریعت میں اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے قرب پانے کے طریقے بنائے ہیں عبادتوں کے اعلیٰ معیار کو چھونے کے طریق بیان کئے ہیں، معاشرے کے باہم تعلقات کے طریق بیان کئے ہیں، دشمنوں سے سلوک کے طریق بتائے ہیں، معاشرے کے کمزور طبقے کے حقوق بیان فرمائے ہیں اور ہر وہ چیز بیان فرما دی جس کی آج کے انسان کو ضرورت ہے بلکہ آئندہ بھی جو ضرورتیں پیش آنے والی ہیں۔ یہ نور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں لائے صحابہ نے اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اسے حاصل کیا اور پھر آگے پھیلایا اور چراغ سے چراغ جلنا شروع ہوا۔ اور اب تا قیامت اس روشن کتاب سے چراغ جلتے چلے جائیں گے اور ظلمتیں دور ہوتی چلی جائیں گی۔ اس تعلق میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا (الطلاق: ۱۲) یعنی ایک رسول کے طور پر جو تم پر اللہ کی روشن کر دینے والی آیات تلاوت کرتا ہے تا کہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کریں وہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیش رہنے والے ہیں ہر اس شخص کیلئے جو نیک اعمال بجالاتا ہے اللہ نے بہت اچھا رزق بنایا ہے۔

فرمایا: پس اگر اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اترنے والی تعلیم کی پابندی کرنا بھی لازمی ہے اور اس تعلیم کی پابندی آپؐ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے سے ہوسکتی ہے تبھی ایک انسان اندھیروں سے روشنی کی طرف نکل سکتا ہے اور یہی چیز انسان کو نور کا وارث بنائے گی اور ہم احمدیوں کا سب سے بڑھ کر یہ فرض بنتا ہے کیونکہ انہوں نے واخرین منھم کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جاری فیضان سے حصہ پا کر آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے ہیں۔ پس ہمارے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کریں۔

فرمایا: پس احمدیوں کو اپنے جائزے لینے ضروری ہیں کہ اس نور سے فائدہ اٹھانے کیلئے ایمان باللہ کے ساتھ اعمال صالحہ بھی بجا لائیں اور یہ ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ کون سا عمل صالح ہے اور کون سا غیر صالح بعض دفعہ خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ دیکھنا چاہئے کہ خوشیاں منانے کی کیا حدود ہیں اور غموں کی کیا حدود ہیں.....؟ آج کل دیکھو کہ مسلمانوں میں خوشیوں اور غموں میں طرح طرح کی بدعات آ گئی ہیں۔ شادی بیاہ کا موقعہ جو ایک خوشی کا موقع ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کرنے کو پسند فرمایا ہے اس میں بھی ہندوستان اور پاکستان میں ایسی ایسی رسمیں مثلاً مہندی کی رسم ہے اس کو بھی شادی جتنی اہمیت دی جا رہی ہے، دعوتیں دی جاتی ہیں، کارڈ بھجوائے جاتے ہیں اور کئی کئی دن تک سٹیج سجائے جاتے ہیں اور یہ سب رسومات ہیں جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ غیر احمدی گھرانوں میں تو بے ہودہ رسومات پر عمل ہو رہا ہے لیکن ہم جو اس زمانے کے امام کو ماننے والے ہیں ہمیں ان بدرسومات سے بچنا ہے۔

بعض جگہوں پر اب احمدیوں میں بھی یہ رواج آتے چلے جا رہے ہیں، ان سے بچنے کی ضرورت ہے، ایسے لوگوں کو میں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بے ہودہ رسم و رواج کے پیچھے مت چلو اور انہیں بند کرو۔ اسی طرح شادیوں کے موقعہ پر آتش بازی اور ضرورت سے زیادہ چراغاں یہ سب فضول خرچیاں ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ احمدی ابھی غمی کے موقعہ پر ہونے والی بدرسومات سے بچے ہوئے ہیں دوسرے لوگ جو ساتواں، دسواں، چالیسواں مناتے ہیں، احمدی اس میں ملوث نہیں ہیں لیکن اگر بعض رسومات کو نہ چھوڑا تو بعض دوسری رسومات جن سے ہم بچے ہوئے ہیں کل کو وہ بھی رواج پا جائیں گی۔

فرمایا: پس فرض ہے کہ صحیح اسلامی تعلیم پر عمل ہو۔ شادی کے موقعہ پر ولیمہ اصل حکم ہے کہ اپنے قریبیوں کو بلا کر دعوت دی جائے۔ اسلام میں شادی کی دعوت کا بس یہی ایک حکم ہے۔ پس سادگی اختیار کرنی چاہئے اور بدعات اور بدرسومات میں پڑ کر اپنی زندگی کے اصل مقصد کو بھلانا نہیں چاہئے کیونکہ یہ چیزیں انسان کو اس کے اصل مقصد سے ہٹانے والی بن جاتی ہیں۔

فرمایا: آج احمدی سے بڑھ کر کون ایسے معاشرے کا نعرہ لگانے والا ہے جس میں اللہ کی رضا اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی باتیں ہوتی ہیں۔ آج احمدی کے علاوہ کون ہے جو قرآن کی حکومت کو اپنے سر پر قبول کرنے والا ہے، جو قال اللہ اور قال الرسول پر عمل کرنے والا ہے۔ پس جب احمدی ہی ہے جس نے یہ عہد کیا ہے تو پھر اپنے عہد کا پاس کرنے کی بھی ضرورت ہے یاد رکھو ہم خدا اور رسول کی باتوں پر عمل کر کے ہی اپنے تحفظ کے سامان کر سکیں گے۔ اپنے اللہ کی محبت اور عبادت کے معیار حاصل کر سکیں گے پس اگر اندھیروں سے نکلنا ہے اور نور حاصل کرنا ہے تو دنیاداری کی باتوں کو چھوڑنا ہوگا اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی اور اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے اندر اور اپنی نسلوں کے اندر حیا پیدا کریں۔ آج کل کے بے حیائی والے معاشرے سے خود بھی بچیں اور اپنی اولادوں کو بھی بچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆